ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور (پاکستان)

نگرانِ اعلیٰ مفتی محمود

افغانستان کی کمیونسٹ حکومت اور علماء کی سرگرمیاں

شاہ ولی اللہ دہلوی کے اقتصادی نظریات

۲۵ مئی تا یکم جون ۷۹ء ✲ شمارہ ۲۱ ✲ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسہ

نعت

اس مطلع انوار کی عظمت ہے نمایاں
اللہ کا محبوب ہے وہ صاحب قرآن

وہ نورِ ازل جس کی تجلّی ہے ابد تک
جو شام سے آزاد ہے وہ صبح درخشاں

اک سلسلہ حُسنِ عمل خلقِ مجسم
آئینہ شفاف ہے کردار کا داماں

کونین کی تخلیق کا باعث ہے تری ذات
پردے ہیں ترے حق نے کیا خود کو نمایاں

وہ پھول کہ جس سے ہیں سبھی پھول معطر
وہ آئینہ سب آئینے جس سے ہیں فروزاں

وہ بندہ کہ خود بھیجے درود اس پہ خدا بھی
توصیف کریں جن و ملک جس کی وہ انساں

جذبات کے طوفان کو محبت کا دیا موڑ
صد رنگ ضدوں کو دیا اک رنگ کا عنواں

والّیل کی تصویر ترے عنبریں گیسو
والفجر کی تفسیر ترا چہرۂ خنداں

جاوید کو حاصل ہیں محمدؐ کی پناہیں
کچھ خوفِ قیامت نہ غم گردشِ دوراں

جاوید امجد لاہور

منقبت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدا نے کس قدر افضل کیا صدیق اکبرؓ کو
نبیؐ کے بعد کا رُتبہ دیا صدیق اکبرؓ کو

نظر جونہی صحابہؓ پر پڑی سرکارِ طیبہ کی
تو دست راست اپنا کر لیا صدیق اکبرؓ کو

بنے داماد ان کے رحمت اللعالمینؐ دیکھو
ملا اعزاز یہ کتنا بڑا صدیق اکبرؓ کو

یقیناً مومنوں کی ماں ہے جب صدیقؓ کی بیٹی
تو کس منہ سے کہیں مومن بُرا صدیق اکبرؓ کو

"الٰہی انکے احسانوں کا بدلہ تو ہی دے انکو"
نبیؐ اسطرح دیتے تھے دعا صدیق اکبرؓ کو

بنا مدفن مدینہ میں رسولؐ اللہ کے پہلو میں
نہیں کرتے محمدؐ بھی جدا صدیق اکبرؓ کو

ہمارا ہے تعلق اہلسنت والجماعت سے
خلوصِ دل سے مانا پیشوا صدیق اکبرؓ کو

عقیدت مند ہم انورؔ ہیں یارانِ محمدؐ کے
کریں گے پیش نذرانے سدا صدیقِ اکبرؓ کو

محمد انور بابرؔ لکی مروت (بنوں)

هفت روزه

خدام الدین

لاہور

جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۲۱

جُمعۃ المبارک ۲۶ جمادی الثانی تا ۳ رجب ۹۹ھ

سرپرست

مولانا عبید اللہ انور

مدیر

اکرام القادری

مدیر معاون

عمیر الہاشمی

بدلِ اشتراک

سالانہ ۶۵ روپے

ششماہی ۳۳ روپے

سہ ماہی ۱۶/- روپے

فی پرچہ

ایک روپیہ پچاس پیسے

یکے از مطبوعات

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

بیت المقدس کی آزادی

سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ فہد بن عبد العزیز نے لبنان اور لندن سے شائع ہونے والے جرائد کے مطابق اپنے ایک بیان میں بڑے کھلے اور واضح الفاظ میں کہا ہے کہ بیت المقدس کی آزادی کے لیے جنگ کی جائے گی۔ انہوں نے کہا عرب ممالک اسرائیل کے خلاف محاذ آرائی کے لیے حکمت عملی تیار کریں۔ شہزادہ فہد نے کہا کہ قبلۂ اوّل عربوں کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے صدر سادات کے اسرائیل سے معاہدۂ امن کی بھی شدید مذمت کی۔

شہزادہ فہد بن عبد العزیز کے بیان سے عزم و حوصلہ اور قبلۂ اوّل کے بارے میں جو کرب بےچینی ٹپک رہی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ انہوں نے جس دلسوزی اور دردمندی سے کہا ہے کہ قبلۂ اوّل عربوں کے لیے موت اور زندگی کا مسئلہ ہے وہ مبنی بر حقیقت ہے۔ ولی عہد شہزادے نے یہ بھی کہا کہ ہمارے پاس روپے پیسے تیل اور انسانی ذرائع میں سے کسی چیز کی کمی نہیں۔ بالکل درست!

مگر دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون سی ایسی چیز ہے جو عربوں کی دولت مندی اور افرادی قوت کے باوجود اسرائیل ان کے جسم کے لیے مستقل ناسور بنا ہوا ہے اور عربوں کا وسیع علاقہ شیر مادر سمجھ کر ہضم کئے ہوئے ہے۔ اسرائیل کی اس دیدہ دلیری اور ہٹ دھرمی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ امریکہ کو اس نے اپنے دام ہمرنگ زمین میں پھنسایا ہوا ہے اور اب رہی سہی کمی مصر کے صدر انور سادات نے اسرائیل ایسے عربوں کے جانی دشمن کے ساتھ نام نہاد "معاہدہ امن" کر کے پوری کر دی ہے۔

یہ بات اب کھلی کتاب کی طرح ہر دوست و دشمن کے سامنے ہے کہ عربوں کی نا اتفاقی اور انتشار پسندی نے انہیں یہ دن دکھائے ہیں کہ اسرائیل اپنے سب سے بڑے حریف کو ایک بڑی طاقت کے ذریعہ زیر کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے نام نہاد معاہدہ امن کے خلاف عربوں نے احتجاجی مظاہرے کئے۔ بائیکاٹ کا حربہ استعمال کیا مصر سے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر کے اسے یکہ و تنہا کر دیا مگر اسرائیلی وزیر اعظم نے مصر کے صدر کو ایسا نشہ پلایا جس پر کسی نوع کی ترشی بھی اثر انداز نہ ہو سکی اور وہ اسرائیل کی دوستی میں اتنی دُور نکل گئے کہ انہوں نے عربوں اور خاص کر فلسطینیوں کا مفاد تو کیا حاصل کرنا تھا خود اپنا مفاد بھی اپنے بلند بانگ دعاوی کے مطابق حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

ساری اسلامی دنیا اور ترقی پذیر ممالک کی دوستی اور ہمدردیوں سے محروم ہو کر صدر سادات

پبلشر مولانا عبید اللہ انور، پرنٹر الٰہی بخش، مطبع کاسمو پرنٹرز، ۸۰ہ موری گیٹ لاہور

نے جو سودا کیا ہے وہ انتہائی مہنگا سودا ہے جس کی انہوں نے بہت زیادہ قیمت ادا کی ہے اور اگر سادات کی سوچ کے دھارے اسی سمت میں رواں دواں رہے تو مستقبل قریب میں انہیں مزید خسارے کے سودے کے لیے اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار رکھنا چاہیے۔

اسرائیل سے برد آزما ہونے کا اور آخری فیصلہ کن معرکہ سرانجام دینے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے اتحاد یگانگت، اخوت اور مروت کا راستہ جس کی ابتداء عرب اتحاد سے ہو اور عالم اسلام کے اتحاد پر منتج ہو اپنی عمر کے آخری دور میں شاہ فیصل مرحوم اسی راہ پر گامزن تھے اس سے قبل صدر جمال عبدالناصر مرحوم نے عربوں کے اتحاد کا سلوگن عرب عوام کو دیا تھا جیسا کہ شہزادہ فہد نے بھی عرب اتحاد کی بات کی ہے بعد میں شاہ فیصل مرحوم نے عرب اتحاد کی اہمیت و افادیت کا اقرار کرتے ہوئے اس سلوگن کو عالم اسلام کے اتحاد کی شکل میں بدل دیا تھا جو دنیا کے مختلف خطوں میں بسنے والے مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن بن گیا تھا۔

آج بھی اسی نعرۂ مستانہ کی ضرورت ہے۔ شہزادہ فہد کے مطابق اسرائیل کے خلاف موجودہ عالمی تقاضوں کو سامنے رکھ کر نئی حکمت عملی کی بنیاد رکھنا ہوگی اور اسی حکمت عملی کی روشنی میں اسرائیل سے ایک فیصلہ کن جنگ کا خطرہ مول لینا ہوگا۔ اس کے بغیر نہ تو قبلۂ اوّل بیت المقدس ہی آزاد ہو سکتا ہے نا عرب علاقوں کی بازیابی ممکن ہے نا فلسطینیوں کا مقدر ہی سنور سکتا ہے اور نا ہی مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن کا نخل آرزو ہی سرسبز و شاداب ہونا قرین حالات ہے مذکورہ مقاصد کے لیے نئی حکمت عملی کے تحت جنگ کرنا ہو گی۔ ایک ایسی جنگ جس کا نتیجہ پسپائی اور ہزیمت نا ہو بلکہ کامیابی و کامرانی ہو اور یہ اسی صورت ممکن ہے کہ عالم عرب بالخصوص اور پورا عالم اسلام بالعموم ایک جان و دو قالب ہو جائے۔

بقول شہزادہ فہد اللہ تعالیٰ نے عربوں کو ہر اعتبار سے نوازا ہے لیکن یہ بات بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ عربوں نے خدائے واحد کی ان نوازشں ہائے خسروانہ سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھایا اگر آج بھی عرب اس امر کا تہیہ کر لیں کہ وہ اپنے دشمن سے اس وقت تک لڑیں گے جب تک فتنہ مکمل طور پر ختم نہ ہو جائے اور اہل حق کا بول بالا نہ ہو جائے تو کوئی ایسی وجہ نہیں کہ عرب اپنے جائز حقوق کی بازیابی کے مقصد عظیم میں کامیاب اور سرفرو نہ ہوں۔ جو قوم اپنی حالت کو بدلنے کا تہیہ کر لیتی ہے اور اپنی بکھری ہوئی قوتوں کو مجتمع کر کے بنیان مرصوص کی مانند اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر دشمن کے مقابلے میں ڈٹ جاتی ہے وہ منزل مراد سے ضرور ہمکنار ہوتی ہے۔

محمد ادریس ہوشیارپوری

کیا۔ اسلامی نظام عدل وانصاف، حدود اللہ اور تعزیرات اسلامی کے بعد بھی عوام مایوسیوں کا شکار رہیں گے ؟

پاکستان عرصہ دراز سے برطانوی قانون کے چنگل میں گرفتار ہے اور اپنی آزادی کے باوجود قانونی غلامی سے آزاد نہ ہو سکا۔ برسہابرس تو اس کی ذہنی محکومی کے خاتمہ کے لیے کوئی جدوجہد سعی وکاوش ہی نہ کی گئی۔ اس سلسلہ میں عوامی سطح پر یہ مطالبہ کبھی بھی سرد نہ پڑا۔ عوام کی دیرینہ خواہشات وجذبات قبل از تقسیم ہے تاحال اس ملک پر اسلامی ذہن کے تسلّط وغلبہ کے خاتمہ کے تھے۔

موجودہ دَور کی عبوری حکومت نے اقتدار سنبھال کر جو وعدے کئے تھے اس سلسلہ کی سب سے بڑی کڑی اسلامی نظام قانون کا اجراء تھا۔ لیکن یہ وعدہ اپنے الفاظ کی طرح تو سابقہ حکومتوں کے الفاظ سے مختلف نہ تھا۔ وعدہ کے باوجود "پر مژدہ قوم" کو رہ رہ کر یہی احساس ہوتا ہے کہ شاید ماضی پھر دھرائی جائے۔ اور وعدہ ہی رہ جائے کہ

ع وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا

فوجی حکمرانوں کی طرف سے اسلامی نظام حدود کے اجراء اور اس کے نفاذ کے لیے عملی کوشش کی گئی۔

قانون کی حد تک اسلامی مملکت میں ان قوانین کا نفاذ آج سے بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا۔ گو اس کے نفاذ میں تاخیر ہوتی۔ تاخیر کی ذمہ داری کسی بھی شخص یا چند اشخاص، یا کسی بھی جماعت پر ڈالی جائے۔ بہر حال وہ قصوروار رہے۔ تاہم موجودہ حکومت کی طرف سے جب یہ عملی اقدامات کئے گئے تو پہلے چند شر پسند عناصر نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ملک کی اعلیٰ قیادت کو بدنام کرنے کی سعی [illegible] کر دی

اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں مخالف فریق اس اقرار کے باوجود کہ جب ہم برسر اقتدار آئیں گے تو مکمل نظام مصطفیٰ نافذ کریں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اقتدار کو نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکمیل کا ذریعہ بنائیں گے۔ بصد خوشی خدا کرے وہ روز قریب آئے کہ انہیں اقتدار ملے اور سیاسی قوت سے دفعتہً نظام مصطفیٰ کی تکمیل کا خواب بھی شرمندہ تعبیر کر دیں۔ لیکن اس وعدہ فردا کے ضمن میں انہیں یہ بھولنا نہ چاہیے کہ وہ اسلامی نظام کے بنیادی نکات کے نفاذ کا اقرار بھی کر رہے ہیں ان بنیادی نکات کے نفاذ کے سلسلہ میں جو انہوں نے سر توڑ مخالفانہ روّیہ اختیار کیا ہوا ہے اس کا کوئی جواز باقی نہیں رہ جاتا۔ بہر حال حکومت سے تعاون کی حامی بھرنے والی جماعتوں کو لازم ہے کہ وہ اسلامی نظام کو اگر مکمل طور پہ نافذ کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ایسا طریق عمل اختیار نہ کریں کہ کل اقتدار ملے بھی تو ان کے اپنے بوئے ہوئے کانٹے انہیں عمل کرنے سے باز رکھیں۔

حکومت کی طرف سے اسلامی قوانین کی جو ابتدائی مشکلیں سامنے آ رہی ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ اس نئے تجرباتی دَور میں بہت سی خامیوں کا سامنے آنا ممکن ہے اور نا تجربہ کاری کے باعث بعد از تجربہ کچھ مزید تبدیلیاں بھی کرنی ہوں گی۔

جہاں تک قوانین اور ان کے نفاذ کا تعلق ہے ان میں کسی قسم کی تبدیلی بھی نہیں کی جا سکتی۔ یہ اسلامی امور میں انہیں کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں۔

لیکن طریق [illegible] میں تبدیلی اور طریق کار وضع

کرنے کے لیے جہاں تک گنجائش موجود ہو، اسے اپنانا ضروری ہے۔ تاکہ اسلامی قوانین کا پورا اعتماد عوام میں بحال رہے۔

اس تمہیدی عرض گذار کے بعد مثال کے طور پر ایک واقعہ جو شرعی عدالت سے گزرنے کے بعد منظر عام پہ آیا۔ اس کا جائزہ لینا ضروری ہے ملتان کی ایک شرعی عدالت نے ایک صادقے (چور) کو قطع ید کی سزا دی ہے۔

جرم کے ثبوت کے بعد شرعی سزا ہونا ایک ضروری امر ہے۔ عدالت کے فیصلے سے عوام میں اس نوع کے پہلے واقعہ سے عجیب قسم کا ردّ عمل تھا۔ بظاہر تو اس بات پر کہ اسلامی نظام کے نفاذ سے جرائم میں بھی کمی واقع ہو گئی۔ عوام اطمینان کا سانس لے رہے تھے اور خوشی کا اظہار بھی کر رہے تھے۔ لیکن اس سلسلہ میں سب سے بڑی اور ضروری بات یہ ہے کہ اسلامی قوانین کو برطانوی طریق کار سے بالکل ممتاز اور الگ رکھنا چاہیے۔

اول ڈسٹرکٹ کی سطح پہ جو بھی شرعی عدالت کسی جرم کے بارے میں فیصلہ صادر کرے تو وہ اپنے فیصلہ سنانے اور ملزم پہ بروایت لاگو کرنے اور مجرم کو اپیل دائر کرنے کے لیے کہنے کی بجائے۔ از خود سپریم کورٹ کی طرف منتقل کریں۔ الغرض فیصلہ عوامی سطح پر اس وقت ظہور پذیر ہونا چاہیے جب وہ ہر طرح کی اپیلوں سے گذر کر حتمی درجہ تک پہنچ چکا ہو۔

شرعی نقطہ نظر سے ملزم [illegible] کا قانون

عبدالصمد صارم الازہری

عجز زبان و قلم

روحانی لوگوں کو بعض اوقات ایسی باتوں کا احساس ہوتا ہے کہ وہ اگر بیان کرنا چاہیں تو زبان و قلم ساتھ نہیں دیتے، بعض اوقات ان پر ایسے حقائق منکشف ہوتے ہیں کہ انہیں دنیا کی کسی لغت میں مافی الضمیر کی ادائیگی کے لیے الفاظ نہیں ملتے روحانی تو روحانی شعراء پر ایسے جذبات طاری ہو جاتے ہیں کہ وہ کسی طرح پوری طرح انکی ترجمانی نہیں کرنے پاتے، شعراء کا شعراء بعض اوقات ایک عام انسان پر ایسے جذبات طاری ہو جاتے ہیں کہ وہ ان کی صحیح تصویر پیش نہیں کر سکتا۔

یہ حال عام لوگوں کا ہے جو رات دن صرف مادیات میں محصور رہتے ہیں تو جو لوگ اس عالم سے بالاتر ہیں ان کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ اسی دور کے فلسفی بہت سے روحانی حقائق کا انکار کرتے ہیں کیونکہ وہ ان کی دسترس سے باہر ہیں مگر حقیقت تو بہر صورت اپنی جگہ پر ثابت رہتی ہے خواہ اسے کوئی مانے یہ نہ مانے۔

ابھی قریبی دور میں ایک زمانہ ایسا گزرا ہے کہ ہر شخص اس بات کا انکار کرتا تھا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم ایک اقلیم میں بات کریں تو دوسری اقلیم میں اسی وقت سنائی دے۔ پھر یہ حقیقت جو پہلے ہم سے پوشیدہ تھی سامنے آگئی تو سب مان گئے کہ ایسا ممکن ہے مگر یہ حقیقت ہمارے اقرار سے پیدا نہیں ہوئی وہ تو پہلے سے موجود تھی، پھر معلوم ہوا کہ جیسے آواز منتقل ہو سکتی ہے تصویر بھی منتقل ہو سکتی ہے تو لوگ کہنے لگے آواز کی تو اور بات ہے تصویر کیسے منتقل ہو سکتی ہے۔ مگر ٹیلی ویژن کی ایجاد نے ثابت کر دیا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے تو سب نے اس حقیقت کے آگے سر تسلیم خم کر دیا مگر یہ حقیقت بھی پہلے سے موجود تھی کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کسی انسان نے اسے ایجاد نہیں کیا بلکہ انکشاف کیا ہے، جنہیں ہم لوگ موجد کہتے ہیں یہ درصل موجد نہیں ہوتے انکشاف و دریافت کرنے والے ہوتے ہیں۔ حقیقت تو پہلے سے موجود ہوتی ہے مگر ہم اس سے ناواقف ہوتے ہیں سائنس دان اسے آشکارا کر دیتے ہیں۔

اس تھوڑی سی تفصیل سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ بہت سی حقیقتیں ایسی ہیں جن کا ہمیں علم نہیں اور جیسے سائنس دانوں پر جدوجہد سے حقائق کا انکشاف ہو جاتا ہے اسی طرح روحانی ترقی کرنے والوں پر بہت سے اسرار قدرت منکشف ہوتے ہیں پھر ان میں سے بعض لوگ گونگے بن جاتے ہیں کہ حقائق کا اظہار نہیں کرتے اور بعض کرنا چاہتے ہیں تو الفاظ نہیں پاتے اور بعض ان کے بیان کرنے پر قدرت رکھتے ہیں لیکن کسی مصلحت یا خوف کی وجہ سے خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور بعض اشارات و کنایات کو ترجیح دیتے ہیں کہ جو سمجھنے والے ہیں سمجھ جائیں اور جو ناسمجھ ہیں انہیں پتہ نہ چلے۔

بعض اہل باطن نے قصے اور کہانیوں کی صورت میں حقائق کو بیان کیا ہے اور بعض نے ان اسرار کو شعر کا جامہ پہنا دیا ہے کہ عام آدمی اپنی سمجھ کے مطابق کچھ سمجھ لیتا ہے اور خواص ظاہری معنی سے باطنی معانی کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔

آسمانی کتابوں کا کچھ اس قسم کا انداز ہے کہ ظاہری معنی بالکل واضح اور عام فہم ہوتے ہیں مگر اہل علم و اصحاب باطن ان ظاہری معانی سے اور معانی پیدا کرتے ہیں اور پھر معانی کا سلسلہ چل نکلتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان چھوٹی چھوٹی کتابوں کی ہزاروں شرحیں اور تفسیریں ہیں اور یہ سلسلہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔

صوفیہ، مفسرین اور علماء نے جو کچھ فرمایا ہے گو اس دور کا روشن خیال طبقہ انہیں نہ مانے لیکن وہ حقائق ثابتہ ہیں جو اپنی جگہ پر قائم ہیں جہاں کسی کے انکار و اقرار کا کوئی اثر نہیں پہنچتا۔

افسوس بھی ہوتا ہے اور تعجب بھی کہ نیا تعلیم یافتہ طبقہ کیوں ان باتوں کا انکار کرتا ہے جن کے لیے انہوں نے یا ان کے استادوں نے جدوجہد ہی نہیں کی۔ بات ان لوگوں کی مستند ہوگی جنہوں نے اس میں عمریں کھپا دی ہیں نہ کہ ان لوگوں کی جو انکار کر کے مطمئن ہو کر بیٹھ گئے۔

ہم امراض کے بارے میں ڈاکٹر یا حکیم کی بات مانتے ہیں کسی لوہار یا بڑھئی کی نہیں کیونکہ یہ اس کا میدان ہی نہیں ہے لہٰذا روح و روحانیات وغیرہ کے بارے میں ان لوگوں کی بات مانی جائے گی جو اس فن سے تعلق رکھتے ہیں مادی لوگوں کی نہیں کیونکہ مادی لوگ مادہ پرست ہوتے ہیں انہیں روح روحانیات سے دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا وہ اپنی ساری زندگی مادیات کے پیچھے گنوا دیتے ہیں اور روحانیات کو ٹھکراتے رہتے ہیں، اس طرف کا رخ ہی نہیں کرتے، مادہ پرستوں کو چاہیے کہ جس طرح ہم مادیات کے بارے میں ان کی بات مانتے ہیں، روحانیت کے بارے میں وہ ہماری بات مانیں قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا۔

تحریر:۔ سید نصیب علی شاہ بخاری

افغانستان کے کمیونسٹ حکومت کے خلاف علماء حق کی سرگرمیاں

ہمسایہ ملک افغانستان کے موجودہ اندرونی حالات اور کمیونسٹ حکومت کے مظالم کی داستان سے اب ہر کس و ناکس پوری طرح سے باخبر ہے۔

تر کئی حکومت کے خلاف افغانستان کے ننانوے فیصد باشندے پوری طرح خلاف ہیں لیکن افسوس کہ کچھ عوام کے وسائل کی کمزوری اور عالم اسلام کی لاپرواہی نے ابھی تک ان مجاہدین کو آخری منزل تک پہنچنے سے قاصر رکھا ہے۔ تازہ حالات اور واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت مجاہدین کو صرف کابل کی دار الحکومت اور دو صوبائی ہیڈ کوارٹر قندھار اور غزنی کا محاصرہ اور قبضہ کرنا مشکل مسئلہ بن گیا ہے۔ جبکہ روس ان اہم مقامات کے لیے براہ راست اپنے وسائل اور فوجی طاقتوں کا استعمال کر رہا ہے۔ اسی تحریک میں افغانستان کی کئی جماعتیں سرگرم عمل ہیں جن میں حرکت انقلاب اسلامی، جمعیتہ اسلامی، حزب اسلامی کا نام سر فہرست ہے۔ عوامی طاقت اور علماء حق کی قیادت صرف حرکت انقلاب اسلامی کو حاصل ہے جبکہ جمعیتہ اسلامی اور حزب اسلامی کو کہیں جزوی طور پر کچھ زور حاصل ہے۔

اس وقت حرکت انقلاب اسلامی سب سے پہلی منظم جماعت ہے جس نے تر کئی حکومت کیخلاف کامیاب جدوجہد شروع کر رکھی ہے حال ہی میں افغانستان کے مشہور ہوائی اڈہ شین ڈنڈ پر ڈرامائی انداز میں قبضہ کرنا ایک ایسا تاریخی کارنامہ ہے جس کا ذکر جنگی میدان کی تاریخ میں بہت کم ہی ملے گا۔ حرکت کے ورکروں نے شین ڈنڈ ہوائی اڈے پر اس وقت قبضہ کر لیا جب روس کے پندرہ خصوصی جنگی طیارے اسلحہ بموں سے لیس ہو کر اس اڈے پر اتر گئے مجاہدین ورکروں کو اطلاع ملتے ہی ہوائی اڈے کا محاصرہ کیا گیا اڈے کے حفاظتی دستے کو مجاہدین نے گرفتار اور یرغمال بنا لیا۔ جبکہ اکثر ڈیوٹی پر متعین فوجیوں نے ہتھیار ڈال کر مجاہدین کا ساتھ دیا۔ شہر اور اڈے میں کسی کو بھی داخل ہونا مشکل ہو گیا ہے اس لیے ایک خصوصی طیارے میں سوار چھ پائلٹ فضائی سفر سے اڈے پر اتر کر جنگی طیاروں کو نکالنے کی کوشش کی لیکن مجاہدین کی چابکدستی نے فوراً ہی ان روسی پائلٹوں کو گرفتار کر لیا جبکہ دیگر دو روسی پائلٹ اپنے طیارے نکالنے میں بمشکل کامیاب ہو گئے۔ یہ اڈہ اب بھی حرکت انقلاب اسلامی کے ہاتھوں میں ہے چونکہ اس میں روس کے خصوصی جنگی طیارے ہیں اس لیے حکومت اس اڈے کو نہ تو بم سے اڑا سکتی اور نہ مقابلہ کرنے کی جرات کر سکتی ہے۔ اس وقت یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ افغانستان فوج کے جتنے پائلٹ اور ہوا باز افسر تھے یا تو انہیں قتل کر دیا گیا ہے یا جیلوں میں بند کر دیئے گئے ہیں جبکہ فضائیہ پوری طرح روسی ہوا بازوں کے ہاتھ میں ہے اور اس لیے روسی جہاں اور جب بھی چاہے نہتے عوام کو بمباری سے تباہ کر سکتے ہیں

حرکت انقلاب اسلامی کے سربراہ مولانا محمد نبی محمدی ہیں جبکہ جنرل سیکرٹری مولانا نصر اللہ ہیں مرکزی مجلس عاملہ کے ارکان میں سابقہ لیفٹیننٹ جنرل خلیل الرحمٰن ڈگروال مولوی سیف اللہ اور مولوی نجم الدین وغیرہ شامل ہیں۔ پارٹی کے سربراہ مولانا محمد نبی محمدی اچھے اور نیک سیرت و صورت کے مالک ہیں ۱۳۴۱ھ تاریخ پیدائش ہے جبکہ افغانستان ایک مشہور قبیلہ انڈر قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ افاقی لوگر کے مختلف مدارس میں تعلیم حاصل کی۔ آبائی خاندان اپنے علمی اور اصلاحی کارناموں میں بہت مشہور ہیں۔ افغانستان کے مشہور پیر طریقت شیخ المشائخ حاجی عبد الرحیم بڑے آغا تھے جبکہ مولانا عبد الرشید مولوی سید اکگل اجداد تھے۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد ۲۳ سال تک علوم عربیہ کے درس و تدریس میں مشغول رہے۔ ظاہر شاہ نے جب اپنے ازادمشرقی کے دور میں علماء پر مظالم کئے ظاہر شاہ حکومت کے وزیر داخلہ محمد عمر نے علماء کے ساتھ ناروا سلوک کیا قید و بند اور فاقہ کشی کے عالم میں محصور رکھنے کے ساتھ علماء کو برقی رو کرنٹ دیئے گئے اس وقت عوام اور علماء نے ظاہر شاہ کے اس رویے پر احتجاج کیا اور غزنی جامع مسجد پل خشتی میں عام مظاہرہ کیا گیا حکومت نے اس وقت علماء پر سخت حملہ کیا۔ پولیس نے مسجد کو بھی ظلم و ستم کا نشانہ بنایا وہاں پر مسجد میں سینکڑوں مشہور علماء کے اجلاس میں داخل ہو کر علماء کو محصور رکھا اور ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے گئے۔ اس طرح مسجد میں کلمہ طیبہ کے آویزاں بینرز وغیرہ کی بھی بے حرمتی کی گئی اس وقت سے روس کی استعماری قوت نے سرگرمیاں تیز کر رکھی تھیں جبکہ اس بنا پر ابتدائی مرحلہ میں علماء نے عظیم الشان مظاہرے کئے۔ ظاہر شاہ کو علماء سے اپنے اقتدار کا خطرہ لاحق ہو گیا اور روس کے اشارے پر چل کر علماء سے مقابلہ شروع کر رکھا اس طرح علماء کو سیاست سے دور رکھنے کے لیے بھی طرح طرح کے حربے استعمال کئے گئے اس مظاہرے اور حکومت کے تشدد کے بعد علماء نے باقاعدہ بیداری کے ساتھ کام شروع کر رکھا اس طرح ظاہر شاہ کے خلاف عوام کی شدید خواہش پر مولانا محمد نبی نے ۸۹ ہجری

میں پارلیمنٹ کے انتخابات کے لیے الیکشن لڑا اور یوں بھاری اکثریت کے ساتھ علاقے کے بڑے سردار خلقی مزاج فاروقی کو شکست دے دی۔ پارلیمنٹ کی رکنیت چار سال تک رہی یہ ظاہر شاہ کا آخری دور تھا اس وقت مولانا محمد نبی کی اسمبلی کے اندر خلق پارٹی کے کمیونسٹ ممبروں سے نظریاتی جنگ جاری رہی اسمبلی میں حزب اقتدار کے لیڈر حفیظ اللہ امین (موجودہ وزیراعظم وزیر دفاع) اور پرچم پارٹی کے لیڈر ببرک کرمل سے مقابلے اور سیاسی محاذ آرائی جاری رہی۔ چونکہ وہاں پر الیکشن قومیت اور علاقائیت کے نام سے تھی اس لیے اس وقت ۵ کمیونسٹ ممبر اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے تھے سیاسی جماعتوں میں پرچم پارٹی، خلق، ستم ملی، شعلہ، افغان ملت مساوات وغیرہ شامل تھیں جبکہ علماء کی کوئی منظم جماعت ابھی تک اپنے کو کثرت میں سمجھنے کی وجہ سے میدان عمل میں نہیں تھی۔ مولانا محمد نبی محمدی اور دیگر مشائخ کی قیادت میں علماء اور مشائخ متحد ہوئے لیکن حکومت کی سخت پالیسی نے ان کے ہر راز کو پہلے سے ناکام بنانے کی کوشش کی علماء کی ایک مجلس شوریٰ کام کر رہی تھی جس میں سرفہرست حضرت قلعہ جوات، حضرت مجددی شور بازار، میاں گل جان رہنما اور دیگر عمدہ علماء و مشائخ شامل تھے۔

ظاہر شاہ حکومت کے بعد سردار داؤد نے بھی روس نواز پالیسی اختیار کی اور علماء کو تشدد کا نشانہ بنایا اس وقت بھی ایک عظیم الشان مظاہرے کا اہتمام کیا۔ جس میں مولانا محمد نبی کے علاوہ خلیفہ عبدالقیوم، پیر صاحب لوگر، مولانا شراف الدین غزنی، خلیفہ سید امیر اور خلیفہ فیض محمد لوگر کو گرفتار کر کے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا اور یوں علماء کو سیاسی اسٹیج پر عام میدان میں آنا مشکل ہو گیا۔ لیکن پھر بھی ان علماء نے جدوجہد جاری رکھی مولانا محمد نبی محمدی کی قیادت میں علماء نے جدوجہد جاری رکھی اولاً جمعیۃ علماء اسلام کے نام سے جماعت بنائی گئی جس کو حکومت نے کالعدم قرار دے دیا۔ پھر اتحاد علماء اسلام کے نام سے دوبارہ علماء کی جماعت سامنے آئی لیکن یہ جماعت بھی حکومت کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنی رہی

سردار داؤد حکومت کے آخری دور میں جملہ اسلامی تنظیموں کو اشتراکیت کے خلاف متحد کیا گیا جس میں اخوان المسلمین کی حزب اسلامی اور جمعیۃ اسلامی شامل تھی پارٹیوں کی علیحدہ حیثیت ختم کی گئی اور حرکت انقلاب اسلامی کے نام سے ایک اسلامی پارٹی سامنے آئی مولانا محمد نبی محمدی کو اس کا امیر منتخب کیا گیا۔ لیکن بعد میں حزب اسلامی اور جمعیۃ اسلامی نے وقت کی نزاکت کا احساس نہ کیا اور اتحاد سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اب حرکت انقلاب اسلامی میں صرف جمعیۃ علماء ہی ہے عوامی طاقت کے لحاظ سے اب یہ افغانستان کی سب سے بڑی مضبوط سیاسی جماعت ہے جس کی اسٹیج پر علماء، طلبہ، وکلاء، مزدور اور سابقہ فوجی متحد ہوئے ہیں۔ پارٹی کی قیادت علماء کے پاس ہے حرکت کے جنرل سیکرٹری مولوی نصر اللہ ہیں جنہوں نے پاکستان کی اعلیٰ مذہبی تعلیمی درس گاہوں میں کافی عرصہ تک تعلیم حاصل کی ہے۔

حرکت انقلاب اسلامی کے مجاہدین کامیابی کی منزل طے کر رہے ہیں لیکن وسائل کی محرومی ان کی راہ میں از حد حائل ہے چونکہ یہ مسئلہ انسانی اور اسلامی آزادی کا ہے اس لیے سب سے پہلے اسلامی مملکتوں کو چاہیے کہ ان کی صحیح مدد کریں اور افغانستان کی سرزمین کو بخارا، سمرقند اور قزاقستان جیسے خونچکاں داستانوں اور روسی مظالم سے نجات دلا سکے اکثر لوگ مظالم سے تنگ آ کر پاکستان آئے ہیں اور یہ لوگ بے سروسامانی کے عالم میں یہاں پھرتے رہتے ہیں اس لیے ان مہاجرین سے ہر ممکن تعاون ہمارا اسلامی اور دینی فریضہ ہے۔ یہاں پر یہ بات بھی نہایت قابل افسوس ہے کہ افغانستان کی بعض دوسری اسلامی تنظیمیں جو صرف کاغذی حد تک محدود رہی ہیں مہاجرین کے نام پر حاصل کئے گئے تعاون کو بے جا استعمال کر رہی ہیں چونکہ یہ لوگ بہت عرصہ قبل سے یہاں مہاجر آئے ہیں اس لیے امداد کے جملہ ذرائع ان کے پاس ہیں اس وقت افغانستان کے مجاہدین کی صحیح جماعت صرف حرکت انقلاب اسلامی ہے جس سے تعاون ہم سب کا ایمانی فریضہ ہے۔ حرکت انقلاب اسلامی کا ہیڈ کوارٹر وزیرستان ہے۔ جنرل سیکرٹری مولانا نصر اللہ محاذ جنگ پر مصروف رہتے ہیں اور انتظامی امور کی سرپرستی کرتے ہیں جبکہ سربراہ مولانا محمد نبی محمدی بمعہ اپنے اہل و عیال پشاور ہجرت کر کے وہاں مقیم ہیں۔

پروفیسر ملک غلام نبی ایم۔اے ایم ڈی شعبہ اردو

گورنمنٹ ڈگری کالج گوجرانوالہ کے ادبی مجلہ "مہک" سے بصد شکریہ

شاہ ولی اللہ دہلوی رح کے اقتصادی نظریات

مغربی مفکرین کو اقتصادی ارتقاء میں انسان کی پیدائشی خود غرضی، ابتدائی وحشت اور اجتماعیت گریز انسانی فطرت کارفرما نظر آتی ہے۔ لیکن شاہ ولی اللہ کے نقطۂ نظر سے اجتماعیت و معاشرت انسان کی فطرت میں داخل ہے اور الفت و تعاون اس کی سرشت ہے لہٰذا انسان کا معاشی و معاشرتی ارتقاء داخلی اور طبعی محرکات کا مرہون منت ہے۔ یہ کوئی وضعی یا اضطراری کیفیات کا نتیجہ نہیں ہے۔ انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے اور حیوانوں پر فضیلت رکھتا ہے اس لیے اس کے معاشی محرکات کو صرف ذاتی خواہشات، ارضی حاجات اور ان کی تسکین کا جذبہ قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ عقلی و روحانی محرکات کی رہنمائی میں یہ کاروانِ انسانیت خوشدلانہ اشتراکِ عمل اور تعاون کے ذریعے روز اول سے سفر حیات طے کر رہا ہے۔

امام صاحب لکھتے ہیں

"اللہ تعالیٰ نے کائنات کے ارتقاء کیلئے جو جامع پروگرام بنایا ہے اس میں اس بات کا التزام کیا گیا ہے کہ انسان مدنی الطبع پیدا کیا گیا ہے اور اس کی ثقافتی زندگی اس کے بنی نوع انسان کے ساتھ مل بیٹھنے، اجتماع پیدا کر کے رہنے اور آپس میں تعاون ہی سے کمال کو پہنچ سکتی ہے"

شاہ صاحب کے نزدیک انسان کے اقتصادی مسائل کے حل کو اس کی اخلاقی ثقافتی اور جمالیاتی زندگی کے ارتقاء میں سب سے زیادہ دخل ہے۔ چنانچہ انہوں نے انسانی معاشرہ کے اقتصادی مسائل پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

مسئلہ اراضی

ہماری معاشیات میں اس وقت سب سے اہم مسئلہ زمین کا ہے۔ امام صاحب نے اس سلسلے میں پہلا اصول بیان فرمایا ہے۔

"من احیاء ارضاً میتۃ فھی لہٗ"

"جو شخص زمین کے جس ٹکڑے کو پہلے کاشت کر لے وہ اس کا ہو گیا"

اصل میں تو زمین اللہ تعالیٰ کی ہے لیکن اس انسان کو اس سے انتفاع کی اجازت دی ہے بشرطیکہ اس سے کسی دوسرے انسان کی حق تلفی نہ ہو۔ اس انتفاع کو منظم شکل میں لانا حکومتِ اسلامیہ کا کام ہے۔

ساری زمین اصل میں مسجد کی مانند ہے اور ہر شخص کا اس میں حق ہے۔ البتہ جو پہلے انتفاع شروع کرے اس کا حق مقدم ہے۔ جیسے جو شخص پہلے آ کر کسی جگہ نماز شروع کر دے تو بعد میں آنے والا اسے ہٹا نہیں سکتا۔ ملکیتِ زمین کے معنی صرف یہ ہیں کہ ایک شخص دوسرے کی نسبت اس قطعۂ زمین سے انتفاع کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ جب کوئی خاندان کاشتکاری چھوڑ دے تو وہ اراضی حکومت کے قبضہ میں آ جائے گی اور وہ جسے ضرورت ہو دے سکتی ہے۔ کاشتکار اسے فروخت نہیں کر سکتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسلامی نظام میں غیر حاضر زمینداری اور جاگیرداری کا کوئی وجود نہیں ہے۔

کاشتکار معاشرے کے لیے انتفاع کرتا ہے۔ معاشرے کی ضرورتوں کے پیشِ نظر زرعی منصوبہ بندی حکومت کا اخلاقی اور قانونی حق ہے لہٰذا زمین کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو تعاون کے اصول پر باہمی اشتراک سے کاشت کیا جائے تو معاشرہ کے لیے مفید ہوگا۔

مزارعت

امام صاحب کے نزدیک کاروبار میں شراکت کی ایک شکل مزارعت بھی ہے۔ جس میں ایک شخص کی زمین ہوتی ہے اور دوسرے کی محنت اور آلاتِ کاشت۔ مزارعت کے متعلق تمام احادیث پر بحث کرتے ہوئے شاہ صاحب نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ یہ ہے کہ مزارعت کی ممانعت ہے کیونکہ اس سے بہت سے مناقشات ظہور میں آتے ہیں۔ لہٰذا ہر ایک آدمی کے قبضے میں اتنی ہی زمین رہنے دینی چاہیے جتنی وہ خود کاشت کر سکتا ہے۔

کانیں

اس میں شک نہیں کہ جو کانیں سطح زمین سے اس طرح وابستہ ہوں کہ وہ زیادہ محنت مشقت کی محتاج نہ ہوں ان کا کسی ایک مسلمان کو دے دینا عامۃ المسلمین کے لیے ضرر رساں ہے اور ان کی ضروریات کے لیے تنگی کا باعث ہے۔ دوسری قسم کی کانوں کا فیصلہ حکومت کی رائے پر ہے۔ وہ مناسب سمجھے تو اپنی نگرانی میں ان سے کام لے یا انجمن ہائے امداد باہمی کی تحویل میں دے دے۔ اس اصول کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا جائے کہ سوسائٹی میں ارتکازِ زر کا رجحان پیدا نہ ہو اور مفادِ عامہ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔

مزدور اور کارخانہ دار کا جھگڑا

اگر مال کی پیداوار میں تعاون کو دخل نہ ہو

مضاربت

چند آدمی برابر کا مال شریک کر کے تجارت کرتے ہیں۔ نفع ونقصان میں برابر کے حصہ دار ہوتے ہیں۔

شرکت صنائع

اس میں ایک پیشے کے لوگ مل کر محنت کرتے ہیں اور اجرت آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں۔

معیار زندگی

اقتصادیات میں ایک بڑا مسئلہ معیار زندگی کا ہے۔ امام صاحب کی بصیرت افروز بحث کا اختصار یہ ہے کہ وہ رفاہیت یعنی معیار زندگی کے تین درجے معین فرماتے ہیں۔

رفاہیت بالغہ

بلند ترین معیار زندگی جس میں عیش عشرت کے سامان فراوانی سے میسر ہوں۔

رفاہیت ناقصہ

جس میں تنگدستی ہو اور ہر چیز گھٹیا درجے کی استعمال کی جاتی ہو۔

رفاہیت متوسط

شاہ صاحب کے نزدیک اسلام ان دونوں کے حق میں نہیں ہے۔ وہ رفاہیت متوسط چاہتا ہے جس میں نہ انسانیت بربریت میں مبتلا ہو، نہ عیاشی میں اور یہ وہ درجہ ہے جو سٹیٹ معاشرہ کے تمام افراد کو مہیا کر سکتی ہے اس طرح امام صاحب امیر اور غریب کے طبقات ختم کر دیتے ہیں۔ وہ ایسا نظام چاہتے ہیں کہ عوام کو بنیادی ضروریات حاصل ہوں اور وہ فراغت پا کر اپنی اور دوسروں کی بھلائی کے کاموں میں حصہ لے سکیں اور اخروی زندگی کیلئے اپنے لطائف کی تکمیل کر سکیں۔

(نوٹ) اس مضمون میں شاہ صاحب کی تصانیف حجۃ اللہ البالغہ اور البدور البازغہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

اسلام پر یقین رکھنے والی جماعتوں میں مکمل اتحاد ضروری ہے

علماء فروعی اختلافات ختم کر دیں: مولانا عبداللہ درخواستی

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر مولانا عبداللہ درخواستی نے کہا ہے کہ قوم میں اتحاد اور یکجہتی کی جتنی ضرورت اب ہے پہلے کبھی نہ تھی کیونکہ ملک میں اسلامی نظام کی کامیابی کے لیے مکمل اتحاد کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ اسلامی نظام پر یقین رکھنے والی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ متحد ہو کر انتخاب میں حصہ لیں جو لوگ محض فروعی اختلافات کی وجہ سے آپس میں دست وگریبان رہیں گے وہ اسلامی نظام کے عظیم مشن کی ناکامی کے ذمہ دار ہوں گے جس کے لیے انہیں خدا کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔ بیان میں جمعیۃ علماء اسلام اور پاکستان قومی اتحاد کے کارکنوں سے کہا گیا ہے کہ وہ انتخابات کے لیے دن رات محنت کریں اور عوام کے ساتھ قریبی رابطہ کرنے کے لیے ملک کے کونے کونے میں پھیل جائیں انہوں نے علماء کو بھی تلقین کی کہ عوام کو نظام مصطفٰی کی برکتوں سے آگاہ کرنے کے لیے انتھک جدوجہد کریں۔ انہوں نے بھارت کے شہر علی گڑھ میں مسلمانوں کے قتل کے واقعات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور موجودہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھارت سے اس سلسلہ میں بھرپور احتجاج کریں۔

۳۲ سال کی آزمائش کے بعد ہم کامیابی کے پہلے زینے پر پہنچے ہیں

ابوظہبی میں جلسوں سے مفتی محمود کا خطاب

ابوظہبی۔ پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم پاکستان میں ۳۲ سال کی آزمائش کے بعد کامیابی کے پہلے زینے پر پہنچے ہیں اور ابھی تک ہماری منزل کی تکمیل نہیں ہوئی۔ بلکہ ابھی تو آغاز ہوا ہے اور ہم سب کا یہ فرض ہے کہ نظام اسلام کو کامیاب بنانے کے لیے مؤثر اقدامات کریں۔ مولانا مفتی محمود جو ان دنوں دورے پر آئے ہوئے ہیں یہاں مسجد کبیر اور مسجد افغان میں پاکستان قبائلی و دیگر باشندوں سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے تین جلسہ عام کیے جن میں اردو، پشتو اور عربی میں خطاب کیا ان کے ہمراہ قاری سعید الرحمٰن بھی ہیں۔ مولانا مفتی محمود نے کہا کہ دنیا میں جو اسلام کیخلاف پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے اس کے مؤثر دفاع کے لیے مشترکہ لائحہ عمل بنائیں اور سب مل کر نفاذ اسلام کو کامیاب کریں۔ تاکہ دیگر قومیں بھی اس نظام کو اپنانے پر مجبور ہو جائیں۔ مولانا مفتی محمود آج ابوظہبی کے وزیر خارجہ سے عالم اسلام پاکستان، کشمیر اور فلسطین کے مسئلہ پر گفتگو کریں گے اور وزیر خارجہ کی جانب سے دیئے گئے استقبالیہ میں شرکت کریں گے۔ مفتی صاحب ۱۱ مئی کو کویت سے یہاں پہنچے تھے۔ یہاں انہوں نے علماء ومشائخ سے ملاقاتیں کیں۔ وزراء داخلہ، اوقاف اور مذہبی امور نے ان کے اعزاز میں استقبالیہ دیئے۔ ابوظہبی کے علماء مشائخ اور سرکاری حکام نے مولانا کو یقین دلایا کہ پاکستان میں اسلام کی کامیابی کے لیے ہر وقت تعاون کے لیے تیار ہیں اور تمام لوگوں کی نظریں پاکستان پر لگی ہوئی ہیں۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کے علماء کرام کو کامیاب کرے اور خدا پاکستانی عوام پر اپنی رحمت نازل کرے۔ مولانا مفتی محمود ۲۰ مئی کو دوبئی میں اقتصادی امور کی ایک کانفرنس کے مہمان خصوصی ہوں گے۔

قاری حبیب اللہ مدرس جامعہ فاروقیہ کمالیہ

پردہ انسداد فحاشی کا ایک مؤثر ذریعہ ہے

انسان کی فطرت ہی اللہ تعالیٰ نے ایسی رکھی ہے کہ اگر اختلاط ہو گا تو فحاشی ضرور ہو گی کیونکہ فطرت کے تقاضے کو تو کسی طرح ختم نہیں کیا جا سکتا ہاں ایسے قوانین بنائے جا سکتے ہیں کہ جس سے ان فطری تقاضوں کو قوانین کے دائرے میں محدود کر دیا جائے جس طرح ایک سپاہی کے لیے میدان جنگ میں دشمن کی فوج کو ہلاک کرنا اور ختم کرنا ملک و ملت کے لیے ضروری اور اس راہ میں اپنی جان قربان کرنا شہادت اور بغیر جہاد کے اپنی جان کو ہلاک کرنا خودکشی اور جرم سمجھا جاتا ہے اسی طرح اسلام نے عورت اور مرد کے کچھ فرائض رکھدیئے ہیں اور ان کے اختلاط کو ایک قانون کے دائرے کے اندر کر دیا ہے اگر اس حدود اور قوانین کے مطابق اختلاط اور تعلقات قائم کر دیئے جائیں تو یہ چیز انسداد فحاشی اور عریانی بنے گی اور معاشرے کے لیے اصلاح اور اچھائی کا سبب اور اگر اس اختلاط میں قانون کو بالائے طاق رکھ دیا جائے تو یہی چیز معاشرے کیلئے تباہی کا باعث بن جائے گی اس کی مثال بالکل اس طرح سمجھ میں آ سکتی ہے کہ نمک ایک بہت ہی مفید چیز ہے اور ہر کھانے کے لیے ضروری۔ کوئی روٹی اور کھانا اس کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا لیکن اس کے لیے بھی ایک حد اور ایک قانون ہے کہ اتنی مقدار میں ڈالا جائے کہ جس سے اس کے ذائقہ میں خلل نہ آئے اگر اس کے مطابق ڈالا گیا تو یقیناً وہ نمک مفید اور ذائقے کا سبب بن گیا اور اگر قانون پکوان کے خلاف ذرا سا بھی زیادہ ڈالا جائے تو یہ نمک کھانے میں فائدہ مند ہونے کی بجائے زہر کا کام دے گا اور وہ کھانا پھینکنا پڑے گا۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ بھائی کھانا بھی ہمارا اور نمک بھی ہمارا ہم جتنا مرضی ڈالیں تو اس شخص کو کوئی بھی سلیم الفطرت اور صحیح دماغ والا آدمی نہیں کہے گا کیونکہ ہر صاحب عقل آدمی سمجھتا ہے کہ ہر چیز کے کچھ اصول اور قانون ہوتے ہیں جس پر عمل کرنے سے اس چیز کی افادیت سامنے آ جاتی ہے تو پردہ کی بھی افادیت ہے۔ انسداد فحاشی اور بے پردگی کا نتیجہ ہے فحاشی اور بے حیائی۔

اسلام نے حکم دیا ہے کہ عورتیں زیادہ وقت گھروں میں گزاریں اور اگر ضرورت کے باعث گھر سے نکلنا بھی پڑے تو اپنے آپ کو ڈھانپ کر نکلیں اور مردوں کو حکم دیا کہ اگر کوئی عورت گزر رہی ہو تو تم اپنی نگاہوں کو نیچے رکھو اس حکم پر عمل کرنے کا فائدہ یہ ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فحاشی اور بے حیائی بالکل ختم ہو گئی اور وہ سرزمین جو گناہوں اور بداعمالیوں میں مشہور تھی پاکدامنی اور نیکی میں مشہور ہو گئی اس زمانے میں ایک جوان عورت اگر ضرورت پر گھر سے باہر نکلتی تو اسے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوتا تھا۔ اسلام نے معاشرہ کو اس قدر پاکیزہ بنا دیا کہ جس کا کوئی اندازہ نہیں۔ دوسری طرف آج کا ماحول دیکھیں کہ نیویارک اور امریکہ میں کوئی عورت گھر کے اندر بھی محفوظ نہیں ہے رات کو کوئی آ جائے تو وہ گھر کا دروازہ نہیں کھولتی شاید کہ کوئی عصمت کا ڈاکو نہ ہو اس بے حیائی کو روکنے کا مؤثر ذریعہ اسلام کا نظام معاشرت اور پردہ ہی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے حضرت ام سلمہؓ اور میمونہؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھیں کہ حضرت ابن مکتوم تشریف لائے آپؐ نے فرمایا تم دونوں ان سے پردہ کرو حضرت ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ نابینا ہیں ہمیں دیکھ نہیں سکتے آپ نے فرمایا کیا تم دونوں کی آنکھیں نہیں کہ اسے نہیں دیکھتیں اس دور میں بے حیائی اور بے پردہ عام ہے مستورات جو کبھی گھر کی زینت تھیں آج وہ محفلوں کی زینت اور بازاروں کی رونق بنی ہوئی ہیں مستورات انہیں کو کہا جا سکتا ہے جو خود کو غیر محرموں اور اجنبیوں سے چھپاتی ہوں آج تو یہ تفریق ہی ختم ہو گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات قیامت تک کے لیے تمام امت محمدیہ کی ماں ہیں جب ان کو بھی پردہ کرنے کا حکم فرمایا ہے تو عام عورتوں کے لیے وہی حکم ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نابینا سے پردہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ تو بینا سے پردہ کرنے کا حکم تو بدرجہ اولیٰ ہے۔

اطلاع

جامعہ فاروقیہ نزد تانگہ اڈا کمالیہ شعبہ حفظ و ناظرہ کی ایک مشہور دینی درس گاہ ہے جس میں کافی تعداد میں قوم کے بچے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں استاذ القراء قاری اظہار احمد تھانوی کے شاگرد رشید قاری حبیب اللہ ایک عرصہ سے حفظ ناظرہ کے تعلیمی فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں مسلمانوں سے جامعہ فاروقیہ کی ترقی کیلئے دعا کی اپیل ہے۔

(حافظ) صدر الدین صدر کمیٹی جامعہ فاروقیہ کمالیہ
ضلع فیصل آباد

نظام شریعت کا قیام اور موجودہ سیاسی تقاضے

مولانا غلام اکبر سلیمانی

وطن عزیز میں اس وقت مکمل اسلامی نظام کا نفاذ اور سیاسی بیداری اور جوش وخروش کی جو لہر اٹھی ہے۔ اس کی خوش آئندگی سے کسی بھی وطن دوست کو انکار نہیں گویا سوئے ہوئے انسان یکایک جاگ پڑے ہیں اور نہ صرف جاگ پڑے ہیں بلکہ اپنے تینتیس سالہ طویل خوابِ غفلت کی تلافی کے لئے جلد از جلد اور بھاگ کر منزل مقصود تک پہنچ جانے کے لئے بے تاب ہیں عوام کی بیداری میں جس کے لئے زیادہ تر پاکستان قومی اتحاد مبارک باد کا مستحق ہے اور جس کے احساس کی تخم ریزی گذشتہ تحریک نظام مصطفےٰ کے سلسلہ میں ہزاروں علماء پر مشتمل نکلنے والے جلوسوں نے آج سے تقریباً تین سال پیشتر کر دی تھی ایک بے پناہ تحریک کی شکل میں ابھری اور اب اس کی کامیابی کا تمام تر دارومدار اس مشترکہ اجتماعی قیادت پر ہے۔ ملک کی اکثر جماعتیں اُس نازک وقت جب کہ بھٹو جیسے آمر موجود تھے قومی اتحاد کی شکل میں نمودار ہوئی تھیں اب حالات کا تقاضا بھی یہی ہے کہ وہ جماعتیں پھر سے متحد ہو کر لوگوں کے سامنے اپنا لائحہ عمل پیش کریں اور عوام کی اس موجودہ بیداری کو متفقہ اور مشترکہ طور پر پھر سے سنبھال لیا جائے۔

اور وہ تمام جماعتیں اکٹھی ہو جائیں جو کسی وجہ سے قومی اتحاد کو چھوڑ کر چلی گئی ہیں تو یقیناً وہ منزل مراد کو پہنچ سکتے ہیں اور مکمل اسلامی نظام کے قیام کی کوشش میں بھی کامیاب ہو سکتے ہیں اس مقصد کے حصول کے لئے بلا امتیاز و تفریق مخالف سیاسی و دینی جماعتوں اور نئی پرانی سیاسی شخصیتوں کا اشتراک عمل نہایت ضروری ہے اس وقت نظریات کی بحثوں میں الجھنا اور جماعتی عصبیتوں کے جھوٹے وقار میں پڑے رہنا اسے ملک و ملت کی خدمت نہیں کہا جا سکتا۔ اس گئے گذرے دور میں عوام میں اسلامی نظام کے نفاذ کی امید افزا صورت حال کا پیدا ہو جانا اور اپنے آپ کو اس کے لئے ہر قربانی کے پیش کرنا یقیناً اس کا کریڈٹ قومی اتحاد کی طرف جاتا ہے اب بھی اگر سیاسی و مذہبی جماعتیں قومی اتحاد کے پلیٹ فارم پر آجائیں تو ان کے لئے ایک منزل کی طرف بڑھنا آسان ہو جائے گا اور قوم کے لئے یہ ایک فتحِ عظیم ہوگی لیکن اگر نظریات پرستی اور انفرادیت پسندی کی آڑ لے کر اس شاہراہ پر مختلف پارٹیوں میں بٹ کر منزل کی طرف بڑھنے کا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے تو یہ قوم کے لئے بدنصیبی کا باعث ہوگی [redacted] انکی کامیابی کسی صورت میں بھی ممکن نہیں۔ تحریک نظام مصطفیٰ کے وقت پاکستان قومی اتحاد کے سامنے دو اہم مقاصد پیش نظر تھے۔ ایک نظام اسلام کا نفاذ اور دوسرا آمریت کا انسداد۔ آمریت کا دیو تو ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے اور اسلامی نظام کے نفاذ کا آغاز جنرل محمد ضیاء الحق نے کر دیا ہے۔ جس کی تکمیل کے لئے خود جنرل صاحب اور پوری قوم کوشاں ہے اور انشاء اللہ اس ملک میں بہت جلد مکمل اسلامی نظام نافذ ہو جائے گا۔ اس لئے ایک دوسرے کے خلاف بدظنی اور بداعتمادی کی زہریلی فضا پیدا کرنے سے گریز کرنا چاہیئے ورنہ عوام کی یہ تمام تاریخی سعی وجہد اور ایثار و قربانی غارت چلی جائے گی اس صورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اتحاد کے دامن کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیئے بلکہ قومی اتحاد کو اور زیادہ مضبوط اور فعال بنانا چاہیئے تاکہ آئندہ انتخابات میں قومی اتحاد بھاری اکثریت سے کامیاب ہو۔

اس وقت سب سے زیادہ ذمہ داری دین پسند جماعتوں پر عائد ہوتی ہے عوام کی بیداری اور جوش وخروش کے موجودہ رجحانات میں اگر وہ الگ تھلگ بیٹھے رہے اور اس کی قیادت ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں چلی گئی جن کا جھکاؤ الحاد دہریت اشتراکیت یا درپردہ سامراج پرستی کی طرف ہے تو اس صورت حال کی مسئولیت سے دین پسند افراد یا جماعتیں بری نہیں ہو سکتیں اس لئے دینی جماعتوں اور دین پسند افراد کو موجودہ سیاسی تغیرات کے عمل میں قومی اتحاد میں شامل ہو جانا چاہیئے ان کا اشتراک و اتحاد ایک تو قوم کو موجودہ لادینی اثرات سے بچائے گا۔ دوسرا ان کے اشتراک و اتحاد سے اس ملک میں مکمل اسلامی نظام کا نفاذ ہوگا۔ تیسرا یہ کہ ان کی شمولیت مستقبل پر اثرانداز ہو کر آنے والی تبدیلیوں کا رخ اسلام کی طرف کر دے گی۔ چنانچہ ان پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام دینی و سیاسی جماعتوں کو مشترکہ لائحہ عمل سوچتے ہوئے قومی اتحاد کو مضبوط

تر بنا یا جائے تاکہ وہ آئندہ کے لئے ایک قوت بن کر ابھرے سابقہ حکومت نے اسلام اور عوام کے ساتھ جو ناانصافیاں کی ہیں وہ قوم سے پوشیدہ نہیں بلکہ ملک کا بچہ بچہ واقف ہے اور جن کے بدبختانہ نتائج عوام کو بھگتنے پڑ رہے ہیں۔ سابقہ دورِ حکومت میں مختلف مقامات پر طلباء اور علماء کیساتھ سخت گیر برتاؤ کیا گیا نہتے عوام پر لاٹھی چارج کیا گیا اور گولیاں برسائیں گئیں اور متعدد سیاسی راہنماؤں اور بے شمار کارکنوں کو گرفتار کر کے انہیں قید و بند میں ڈالدیا گیا غرض کہ عوام پر بے انتہا ستم ڈھائے گئے اگر عوام اکٹھے ہو کر تحریکِ نظام مصطفیٰ نہ چلاتے تو بھٹو جیسے آمر کا سیاہ دور کبھی ختم نہ ہوتا اور نہ ہی قوم کو اس جابر سے نجات ملتی۔ الحمدللہ اب ملک میں امن و امان ہے اور لوگ چین کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء کرام اور دین پسند طبقے عوام کی سیاسی جدوجہد میں بھرپور حصہ لے کر عوام سے زیادہ سے زیادہ قریب ہوں اور موجودہ تحریکات پر اپنا دینی اثر ڈالیں۔ اور انہیں اتحاد کی ترغیب دیں کیونکہ اتحاد کی برکت سے ہمارے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں نیز انہیں اسلامی نظام کی برکات سے روشناس کرائیں کیونکہ صرف یہی نظام ہی ہماری تمام مشکلات کا مداوا ہے آج پھر ہم دنیائے انسانی کو اسلامی نظام کی دعوت دیتے ہیں کہ اگر وہ امن عام کار آمد ترقی اور حقیقی رفاعیت اور خوشحالی چاہتے ہیں تو صرف اسلامی نظام میں ہی پا سکتے ہیں۔ اور کوئی نظام جو عقل انسانی کا اختراع کیا ہوا ہو ہر گز ان کی کفالت نہیں کر سکتا مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ حالات کے دھارے میں نہ بہہ جائیں بلکہ حالات کا رخ اسلامی سانچے میں ڈھالیں اور لوگوں کو اس بات پر مجبور کردیں کہ اسلام کے سوا کوئی اور نظام ہماری راہنمائی نہیں کر سکتا۔

بقیہ:- اسلامی نظامِ عدل

پہنچتا ہے۔ اور ادنیٰ سے ملزم "عدم" سے بری بھی ہو جاتا ہے اس لیے ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد جہاں ملزم کو شک کا فائدہ پہنچ سکتا ہے یا فیصلہ پہلی عدالت سے ہونے کے بعد دوسری بھی عدالت سے دوسرے طریق پر ہو سکتا ہے تاوقتیکہ اس کا منظر عام پر آنا مفید ثابت نہیں ہو رہا ہے۔ اسلام کے تقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ فیصلہ گو دیر سے ہو لیکن اٹل اور حتمی ہونا چاہیے۔ ورنہ لوگ جس طرح کی مایوسیوں کا شکار برطانوی قانون کی عملداری اور طریق کار سے ہیں۔ خدانخواستہ اسلامی عدالت کے طریق سے بھی اس طرح مایوس نہ ہوں۔

قانون کی حسن و خوبی کے مسلمہ ہونے کے باوجود یہ ضروری ہے کہ اس کے طریق کار میں حسن و خوبی پیدا کر کے اس کے اعتماد کو باقی رکھا جائے یہ اسی وقت ممکن ہے جب قانون اور قانون کے نفاذ کے طریق کار میں توازن باقی رکھا جائے۔

الطاف حسین - سرکولیشن مینیجر

آئندہ ہفتہ ان علاقوں کے دورہ پر ہوں گے۔
منچن آباد - بہاول نگر - ڈونگا بونگا
ہارون آباد - فقیر والی -

کاروانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امیر شریعت، مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مقدمہ اور کسی قسم کے دعویٰ کے لیے گواہوں کی صداقت اور سچائی لازمی ہے یعنی اس مقدمہ اور دعویٰ کے گواہ سچے ہیں تو دعویٰ بھی صحیح ہے اور اگر گواہ غلط ہیں تو دعویٰ بھی جھوٹا ہے پھر فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوئ نبوت کے گواہ جو ایک لاکھ سے بھی متجاوز ہیں ہمارے نزدیک کھرے سچے ہر لحاظ سے صحیح ہیں اور جو ظالم خدا کے نبی علیہ السلام کے گواہوں کو نعوذ باللہ جھوٹا سمجھتے ہیں ان کو سوچ لینا چاہیے کہ اس کی زد کہاں پڑتی ہے؟ اگر صحابہ کرامؓ معیار حق نہیں تو العیاذ باللہ اسلام کی صداقت اور حقانیت کی اور دلیل کونسی ہے؟ فرماتے ہیں کہ اصحابؓ محمدؐ کا معیار تو اتنا بلند ترین ہے کہ خود رب قدوس جل جلالہٗ نے اپنے حبیبؐ کو یاران محمدؐ بطور تحفہ پیش کئے اور فرمایا رضی اللہ عنہم ورضوعنہ۔

ع ہر عیب کہ سلطان بہ پسند د ہنر است

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رح نے اپنی کتاب ”حیات عیسیٰ“ کی ابتدائی سطور میں لکھا ہے کہ ”خدا کی قسم اگر ایک صحابیؓ کے نور علم اور نور فہم اور نور تقویٰ کی زکوٰۃ نکالی جائے اور پھر کل عالم پر تقسیم کی جائے تو عالم کا ہر فرد علم و فہم کا امیر اور دولت مند بن جائے مگر وائے افسوس کہ آج نبوت اسلام اور قرآن کے گواہوں کے خود ایمان میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی مذموم کوشش کی جارہی ہے جن مقدس ہستیوں نے گھاس کے پتے کھا کر اور لباس میں چھڑے وغیرہ کے پیوند لگا کر ہمارے جیسے دور افتادہ رہنے والوں تک بالکل ٹھیک ٹھیک طریقہ پر اسلام پہنچایا اور صرف ایک حدیث کے حصول کے لیے لاکھوں میل کا پیدل سفر کیا گرمی اور سردی اور مصائب کی پرواہ تک نہ کی کتنی ستم ظریفی ہے کہ آج جھوٹی تاریخ کا جھوٹا سہارا لیکر اپنے تک ایمان پہنچانے والوں کے ایمان میں بھی شک پیدا کر دیا جائے امام ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ لان الصحابۃ کانوا خیر الخلق بعد الانبیاء وھم خیر قرون ھذا الامۃ التی ھی اشرف الامم۔ صحابہ کرامؓ حضرات انبیاء علیہم السلام کے بعد ساری مخلوق خدا سے افضل ہیں اور وہ اس امت کے خیر القرون ہیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا رأیتم الذین یسبون اصحابیؓ فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو سب وشتم (گالیاں) دیتے ہیں تو تم ان سے کہو لعنت اللہ علی شرکم خدا کی لعنت ہو تم پر تمہارے اس شر کیوجہ سے ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اذا ظہرت الفتن کہ جب فتنے ظاہر ہو جائیں وسبّت اصحابیؓ اور میرے صحابہؓ کو گالیاں دی جائیں۔ فلیظھر العالم علمہ تو پھر ہر عالم دین کو چاہیے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے یعنی صحابہ کرامؓ کے معیار کی فضیلت کو بیان کرے فمن لم یفعل ذالک پس جس نے ایسے نہ کیا فعلیہ لعنت اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ اس پر اللہ کے فرشتوں کی اور تمام مخلوق کی لعنت ہے لا یقبل اللہ عدلاً ولا فرضاً اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عدل اور کوئی فرض قبول نہ کرے گا۔ بلکہ اس وعید سے بھی بڑھ کر ایک اور وعید حدیث رسولؐ سے ثابت ہے جیسے حضرت جابرؓ نے نقل کیا ہے فرمایا کہ جب اس وقت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں پر یعنی خلف اپنے اسلاف پر لعنت کریں تو اس وقت جس کسی نے کوئی ایسی حدیث چھپائی جس کا اس کو علم تھا فقد کتم ما انزل اللہ عزوجل تو اس نے تمام منزل من اللہ (یعنی مکمل دین کو) چھپا دیا مشکوٰۃ شریف میں ایک اور حدیث آئی ہے جس کا مقصد ومفہوم یہ ہے کہ آخر وقت میں ایک امت اور قوم آئے گی جو میرے صحابہ کی تنقیص کرے گی خبردار نہ تم ان سے رشتہ لینا اور نہ دینا خبردار ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا اور نہ ہی ان کا جنازہ پڑھنا علیھم حلت اللعنۃ یعنی ان پر لعنت کرنا حلال ہے اس قسم کی متعدد احادیث صحاح ستہ میں موجود ہیں۔

صحابہ کرامؓ پر تنقیص کرنے والوں پر لعنت جیسے فعل کو بھی اس لیے مباح قرار دیا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی تنقیص سے اسلام کا سارا نظام درہم برہم اور ویران ہو کر رہ جاتا ہے اس لیے حضرت شیخ الاسلام مولانا الشیخ سید ناحسین احمد مدنیؒ نے اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ ”فرض کرو اگر کسی صحیح حدیث میں صحابہ کرامؓ کی شان کے خلاف کوئی بات موجود ہے تو چونکہ ان کی شان قرآن وحدیث کی قطعی ومتواتر نصوص اور دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت ہے لہٰذا وہ حدیث صحیح نصوص قطعیہ متواترہ سے متعارض ومتصادم ہونے کی وجہ سے مردود ہوگی (ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ صحیح حدیث بھی بقول شیخ مدنیؒ

کے لیے کھول دیا اور میں نے کہا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے اچھے اچھے نام ہیں پھر اس روز سے زمین پر کوئی جان مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پیارا نہ معلوم ہوئی اور میں نے اپنی ہمشیرہ سے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ صفا کے پاس ارقم بن ابی ارقمؓ کے مکان میں فروکش ہیں میں اسی مکان میں حاضر ہوا اور وہاں میں نے حضرت حمزہؓ اور حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور حضورؐ اس وقت حجرہ کے اندر تشریف فرما تھے میں نے جا کر دروازہ پر دستک دی تو لوگ میرے گرد جمع ہو گئے حضرت حمزہؓ نے پوچھا کیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ عمر بن خطابؓ یہ سن کر حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم حجرے سے باہر تشریف لے آئے اور آپ نے میرا دامن پکڑ کر زور سے کھینچا یہاں تک کہ میں گھٹنوں کے بل گر گیا حضور علیہ السلام نے فرمایا اے عمرؓ تو باز رہنے والا نہیں ہے میں نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ میرے اس کلمہ پڑھنے سے سب صحابہؓ نے جو اس گھر میں موجود تھے اس زور سے تکبیر کہی کہ وہ آواز کعبہ والوں نے بھی سن لی بعد میں، میں نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگ حق پر نہیں ہیں؟ اگر ہم مر جائیں یا زندہ رہیں ہمیں اپنا ہر حال میں فریضہ ادا کرنا چاہیے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یقیناً ہم حق پر ہیں اگر تم مرو یا جیئو میں نے عرض کیا کہ حضورؐ پھر ہمارا یہ پوشیدہ رہنا کیا معنی؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو پیغمبر بنایا ہے ہم لوگ اب ضرور ظاہر ہوں گے، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ پس ہم لوگوں نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر نکالا اور اپنے لوگوں کی ہم نے دو صفیں بنائیں ایک میں حضرت حمزہؓ ہوئے اور دوسری کی قیادت میں نے سنبھالی۔ اس وقت میری آواز ایسی چلا رہی تھی جیسی چکی کی یہاں تک کہ جب ہم کعبہ میں داخل ہوئے تو قریش نے میری طرف دیکھا اور ان کو نہایت رنج ہوا پس اسی دن سے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام فاروق رکھا میرے باعث سے اللہ تعالیٰ نے حق و باطل میں تفریق کر دی۔ واؤد بن حصین اور زہری کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت عمر فاروق اسلام لائے تو جبرائیلؑ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کے لوگ آپ کو حضرت عمر کے اسلام لانے پر بشارت دیتے ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میرے خیال میں اگر حضرت عمرؓ کا علم ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام زمین کی زندہ موجودات کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو حضرت عمرؓ کا پلڑا بھاری رہے گا اور کہتے ہیں کہ میرے خیال میں دس حصوں میں سے نو حصے علم حضرت عمرؓ کے پاس ہے حضرت عمرؓ تمام غزوات میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت عثمان غنی رضؓ

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اموی قریشی ہے آپؓ اول ہی اول دار الارقم میں داخل ہونے سے بھی قبل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تحریک پر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے آپ نے زمین حبشہ میں دو دفعہ ہجرت کی ہے غزوہ بدر میں آپؓ شریک نہ تھے کیونکہ حضور علیہ السلام نے آپ کو اپنی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کی تیمارداری کے لیے چھوڑ دیا تھا مگر خود آنحضرت علیہ السلام نے مال غنیمت سے آپ کا حصہ نکالا تھا آپؓ حدیبیہ کے موقع پر بھی بیعت الرضوان کے وقت موجود نہ تھے مگر اصل میں تو آپؓ ہی کے باعث یہ بیعت الرضوان کی ضرورت پیش آئی تھی کیونکہ حضورؐ نے آپ کو نرم طبع ہونے کے باعث صلح کے لیے مکہ مکرمہ بھیجا تھا لیکن کفار مکہ نے آپ کو روک رکھا تھا جب بیعت کا وقت آیا تو حضور علیہ السلام نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اللہ اکبر۔ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی دو صاحبزادیاں حضرت عثمانؓ کے عقد میں دیں اسی لیے آپؓ کو ذوالنورین بھی کہا جاتا ہے ایک کا نام رقیہؓ اور دوسری بی بی کا نام ام کلثوم تھا آپ کی شہادت کے واقعات اس قدر اندوہناک ہیں کہ پڑھتے ہوئے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہتے ہیں کہ آپ کو اسود تجیبی علیہ ما علیہ نے شہید کیا مگر اختلاف بھی بہت ہیں واللہ اعلم۔

سیدنا حضرت علی رضؓ

آپ کی کنیت ابو الحسنؓ ابو تراب قریشی ہے اکثر اقوال کے موافق نوجوانوں میں آپ ہی پہلے مسلمان ہونے کے شرف سے مشرف ہوئے ہیں مگر اس وقت کی آپ کی عمر میں بہت ہی اختلاف ہے بعض ۱۵ سال بعض ۱۶، بعض ۱۸ سال بتاتے ہیں مگر صحیح یہی ہے کہ اس وقت آپ کی عمر دس سال تھی اسی لحاظ سے بچوں میں سب سے پہلے آپ ہی اسلام لائے سوائے غزوۂ تبوک کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو عورتوں اور بار برداری کے ساتھ روانہ کر کے فرمایا تھا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارونؑ کے ہو۔ حضرت علیؓ کی رنگت سانولی، آنکھیں بڑی بڑی قد چھوٹا شکم قدرے بڑا سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ داڑھی آپ کی بہت ہی چوڑی تھی اور سر کے بال آگے سے اڑے ہوئے تھے۔ آپ عجیب و غریب کمالات کے مالک تھے اور اصحاب ثلاثہ کے تمام امور میں ایک بہترین مشیر کی حیثیت کے حامل رہے جو کام آپ کے پیشواؤں نے کئے آپؓ ان سب پر متفق رہے بلکہ جب آخر دور میں چند نادانوں نے العیاذ باللہ آپ کی الوہیت کا اعلان کیا تو آپ نے اس تحریک کے خلاف بہت بڑا کام کیا مگر جب کافی وقفہ دینے کے بعد بھی یہ لوگ توبہ تائب نہ ہوئے تو آپ نے ان کو جلا کر خاکستر کر دیا وہ تو راکھ کا ڈھیر ہو گئے مگر یہ فتنہ دب نہ سکا جس کے آثار آج بھی ہم اور آپ ملاحظہ کر رہے ہیں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

صحابہ کرامؓ کے معیار کو مجروح نہیں کر سکتی تو پھر تاریخ جس کی حیثیت تارِ عنکبوت سے زیادہ ہرگز نہیں ہو سکتی ان کو ہم آنکھیں بند کر کے کیسے تسلیم کریں؟ حضرت شیخ مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی شان میں جو آیات وارد ہیں وہ قطعی ہیں جو احادیث صحیحہ انکے متعلق وارد ہیں وہ اگرچہ ظنی ہیں مگر ان کی اسانید اس قدر قوی ہیں کہ تواریخ کی روایات ان کے سامنے ہیچ ہیں اس لیے اگر کسی تاریخ روایت میں اور آیات و احادیث صحیحہ میں تعارض واقع ہو گا تو تواریخ کو غلط کہنا ضروری ہے۔ بقول حضرت شیخ مدنیؒ صحابہ کرامؓ کے خلاف تاریخ کو پایۂ استحقار سے ٹھکرا دیا جائے گا۔ صحابہؓ کے بالمقابل کسی واقدی وغیرہ یا بڑے سے بڑے مؤرخ کی ایسی روایات کو مردود قرار دیا جائے گا جو صحابہ کرامؓ کے معیار عدالت صداقت سے ٹکراتی ہو حضرت ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ واجتنبوا اھل التواریخ اور خاص کر مؤرخین سے بچو پھر اس کی علت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ صحابہ کرامؓ حضرت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام مخلوق سے افضل ہیں اور یہ مؤرخین ایسی پاک نفوس ہستیوں کو بھی معاف نہیں کرتے یہ مؤرخین لوگوں کے دلوں میں خلاف رضاء الٰہی باتیں ڈالتے ہیں تاکہ سلف صالحین کی تحقیر اور دین کی توہین کر سکیں حالانکہ دین اس سے بالاتر ہے اور اسلاف کرام ہم سے زیادہ معزز اور محترم ہیں اللہ ان پر توہین آمیز الزامات کا بطلان واضح ہو جاتا ہے جنہیں مؤرخین نے گھڑا ہے اور ان سے کمزور قسم کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ورنہ حقیقت میں اگر صحابہ کرامؓ کا دامن چھوڑ دیا جائے تو پھر اسلام کی پوری دیوار منہدم ہو جائے گی حتیٰ کہ قرآن کریم جس کو اسلام کے دشمنوں نے "صحیفۂ عثمانی" تک مشہور کئے رکھا ہے بھی ایک عام کتاب کی صورت میں دکھائی دے گا العیاذ باللہ۔ حضرت مولانا سید نور الحسن بخاری مدظلہ کا فرمان اس معاملہ میں کتنا واضح ہے فرماتے ہیں کہ "جب کتاب و سنت کی قطعی اور متواتر نصوص سے صحابہ کرام کی عدالت و صداقت اور عظمت و جلالت ثابت ہو گئی اور ان کے افضل الخلق بعد الانبیاءؑ ہونے پر اجماع امت منعقد ہو گیا تو اب

اگر ساری دنیا کے جاہل مؤرخ و مصنف شاعر و ادیب اور واعظ و ذاکر ان قدسیوں کے خلاف مل کر بھی کوئی افترا کریں تو اس کا اثر پرکاہ کے برابر بھی نہیں ہو گا اس کا تھوکا ان کے منہ پر آئے گا اور حضرات صحابہؓ کی عظمت و جلالت کا قمر منیر قطعاً غبار آلود و بے نور نہ ہو گا۔ قارئین جب یہ امر مسلم ہے کہ عمر بن عبد العزیزؒ جیسے عادل اور نیک دل حاکم بھی اس مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے جو مرتبہ حضرت کاتب وحی امیر المؤمنین حضرت امیر معاویہؓ کے گھوڑے کے چلنے سے اٹھنے والی گرد و غبار کا ہے تو وہ کس ماں کا لال ہے جو صحابہ کرامؓ کے مقام اور علو مرتبہ پر اس خالص اسلامی مملکت خداداد پاکستان میں اس فتنے کی آگ کو ہوا دیکر بھڑکائے اور اسلامی ملک کے باشندے خاموش تماشائی کا کردار ادا کرتے رہیں اسلامی نظام ایک ہے جسے خلفائے راشدین سیدنا ابابکر صدیق سیدنا عمر فاروق سیدنا عثمان غنی اور سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین نے نافذ کیا اور حضرت علی المرتضیٰ شیر خداؓ نے کوئی علیحدہ اسلامی نظام نافذ نہیں۔ فرمایا جو ان کے پیشوا اول اصحاب ثلاثہؓ سے علیحدہ ہوا اور نہ ہی اس وقت کسی ملک میں اسلامی نظام تفریق کا شکار ہے ہمارے شیعہ حضرات کی اس نئی تحریک کا مقصد خدا جانے کیا ہے؟ بظاہر تو یہ تحریک اسلامی نظام کے خلاف ایک جارحانہ مذاق ہی معلوم ہوتا ہے۔ کتنی بدقسمتی ہے کہ کفر اور کفار تو مجتمع ہو رہے ہیں مگر مسلمان قرآن و حدیث سے ثابت شدہ ایک نظام پر بھی متحد نہیں ہو سکتے جیسے آج سے ایک آدھ برس پہلے ایک صاحب نے کہا تھا کہ ہم تو صرف مغربیوں کا نظام مصطفیٰ نافذ کریں گے اس سے معلوم ہوا کہ نظام مصطفیٰ بھی گروہ بندی کا شکار ہے یعنی ہر گروہ کا علیحدہ علیحدہ نظام مصطفیٰ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خرد کا نام جنوں رکھ لیا اور جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اب تو وقت ہے کہ کاروان محمدؐ پوری طرح اجتماعیت کا پوری قوت سے بھرپور مظاہرہ کرے اور ثابت کر دے کہ ہمارے فروعی اختلافات اصولوں میں مختلف فیہ نہیں ہم ایک ہیں مگر گروہی تعصبات نے ہمارا کچومر نکال کر رکھ دیا ہے ؏

کیا اچھی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
مگر یہاں تو یاران نبی سے بھی ایک گروہ کو ۱۴ سو سال گذر جانے کے باوجود کینہ چلا آ رہا ہے ؎

جب یاران نبی سے ہو کینا
کس کام کا پھر مرنا جینا۔

کاروان محمدؐ کے چند افراد کا تعارف ہم آپ تک پہنچا رہے ہیں خدا کرے ان قدسیہ نفوس حضرات کی برکت سے ہم اجتماعیت کی عظیم دولت سے مالا مال ہو جائیں۔

سیدنا ابابکر صدیقؓ

آپ کا نام نامی عبد اللہ بن عثمان ابو قحافہ ہے ساتویں پشت میں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے ہیں اور آپ کو عتیق اس لیے کہا جاتا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو یہ چاہتا ہو کہ دوزخ سے آزاد آدمی کو دیکھے تو وہ ابوبکر صدیقؓ کو دیکھ لے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں نے سب کے احسانات اتار دیئے ہاں ابوبکر صدیقؓ کے احسانات مجھ سے نہیں اتر سکے قیامت کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں رب کائنات سے مطالبہ کروں گا کہ میری طرف سے احسانات کا نیک بدلہ آپ کو عطا فرمایا جائے اللہ اکبر۔

سیدنا فاروق اعظمؓ

آپ کی کنیت ابو حفصہؓ قریشی ہے ظہور اسلام کے چھٹے سال آپؓ مشرف بہ اسلام ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ نبوت کے پانچویں سال آپؓ سے قبل ۳۹ مرد اور گیارہ عورتیں مشرف بہ اسلام ہو چکی تھیں چالیسواں عدد اسلام کا آپ کے وجود مسعود سے ہی پورا ہوا در حقیقت جس دن آپؓ مسلمان ہوئے ہیں اسی دن اسلام ظاہر ہوا ہے اسی سبب سے آپ کا نام فاروق رکھا گیا ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے عمر ابن خطابؓ سے دریافت کیا کہ آپ کا نام فاروقؓ کیوں رکھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ سے تین روز پہلے حضرت حمزہؓ اسلام لائے تھے اور پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے میرے سینے کو اسلام

تحریر: حسین احمد قریشی مدرسہ رحمانیہ۔ دادے ضلع گجرات

عدالت اسلامیہ کے کٹہرے میں شاہ و گدا!!

ممالک اسلامیہ کی لاتعداد خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ملّت کے ہر فرد کو عدل و انصاف کا مہیا کرنا ہے۔ آپ اگر اسلام کا ماضی دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جس ملک نے بھی اپنا دستور قرآن کو بنایا ہے اسی ملک میں قوم کو عدل و انصاف مہیّا ہوا ہے۔ اسلام نے اسلامی عدالت میں حاضری کے لیے نہ وکیل کی شرط رکھی ہے اور نہ باضابطہ درخواست تحریر کرنے کی۔ نہ ہی کسی امیر کو کسی حکم سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اور نہ ہی کسی غریب پر کوئی زیادتی روا رکھی گئی ہے ذیل میں اسی سلسلہ کی چند کڑیاں ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہیں۔ جن سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ اسلام نے کس قدر عدلیہ کو آزادی بخشی، رعایا کو انصاف مہیّا کیا، انتظامیہ کو محتاط رہنے کا سبق دیا اور غریب و امیر کی تفریق ختم کر کے دنیا کو مساوات حقیقی کا معیار بتلایا۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں ایک عام فاطمہ، فاطمہ بنت شاہ دوجہاں کے برابر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں ایک عورت کا مقدمہ پیش ہوا۔ عورت چوری کے جرم میں ملوث تھی اور عرب کے عظیم قبیلہ بنی مخزوم سے اس کا تعلق تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا تو حضرت اسامہ بن زید نے سفارش کی۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غصّہ میں آگئے اور آپ نے فرمایا اے اسامہ کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی چوری کے جرم میں ملوث پائی جاتی تو میں اس کے ہاتھ بھی کاٹنے کا حکم دیتا۔

(۲) اسلام کے نظامِ عدالت میں خلیفۂ وقت کا بیٹا بھی اپنے جرم کی سزا سے مستثنیٰ نہیں۔

حضرت عمر فاروق رضہ کی شخصیت ایک جانی پہچانی شخصیت ہے۔ آپ کے فرزند ابو شحمہ نے اپنے والد کے دورِ خلافت میں شراب پی تو آپ نے اسے اس کی سزا میں بر سرِ عام اسی کوڑے لگوائے اور وہ اسی سزا کے مستوجب جاں بحق بھی ہو ہو گیا۔

(۳) "اسلام کے نظام عدل میں کوئی شخص بھی محاسبے سے مبرّا نہیں"

حضرت عمر فاروق کے زمانۂ خلافت میں ایک دفعہ یمن سے چادریں آئیں آپ نے مسلمانوں میں تقسیم کر دیں۔ پھر نماز کے وقت دو چادریں اوڑھ کر خطبے کے لیے تشریف لائے۔ تو آپ نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو حضرت سلمان رضؓ نے فرمایا ہم نہ سنیں گے اور نہ اطاعت کریں گے۔ آپ نے پوچھا کیوں تو حضرت سلمان رضؓ نے فرمایا کہ ہر ایک کو ایک ایک چادر ملی ہے اور آپکو دو۔ اپنی صفائی پیش کیجئے۔ آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر کو طلب فرمایا انہوں نے اپنے والد کی یوں صفائی بیان فرمائی کہ امیر المؤمنین فقط ایک چادر کے مالک تھے جو کہ آپ کے لیے ناکافی تھی۔ آپ نے استعارۃً یہ چادر مجھ سے لی ہے۔ اس کے بعد حضرت سلمان رضؓ نے فرمایا کہ اب آپ فرمائیں اور ہم سنیں گے بھی اور اطاعت بھی کریں گے۔

(۴) اسلام نے دورِ جاہلیت کے قوانین کو ختم کر ڈالا۔

جبلہ نامی شام کا ایک مشہور رئیس مسلمان ہو گیا تھا کعبہ کے طواف کے وقت اس کی چادر کا ایک گوشہ ایک شخص کے پاؤں کے نیچے آگیا جبلہ نے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ اس نے برابر کا جواب دیا۔ جبلہ غصے سے بے تاب ہو گیا اور حضرت عمر فاروق کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔ حضرت نے فرمایا تم نے جو کیا اس کی سزا پائی۔ اس نے کہا ہم رتبہ کے لوگ ہیں کہ ہماری جو گستاخی کرے اس کی سزا قتل ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا جاہلیت میں ایسا ہی تھا لیکن اسلام نے پست و بالا کو ایک کر دیا۔ اور جاہلیت کے رسم و رواج کو خاک میں ملا دیا۔

(۵) اسلامی نظام میں عدل و انصاف کی حکمرانی کی ایک تاریخ ساز مثال۔

خلیفۂ رابع حضرت علی رضؓ کی زرہ ایک یہودی نے لے لی آپ ہی کا زمانۂ خلافت تھا آپ نے جب اس سے زرہ طلب کی تو اس نے دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت علی رضؓ نے قاضی شریح کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔ قاضی نے عدالت اسلامیہ کے دستور کے مطابق مدعی سے گواہ طلب کئے حضرت علی رضؓ نے اپنی گواہی کے لیے حضرت حسن اور اپنے غلام قنبر کو پیش کیا۔ قاضی نے ان کی شہادت لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ بیٹے کی شہادت باپ کے حق میں اور غلام کی شہادت آقا کے لیے قبول نہیں کی جا سکتی لہٰذا آپ کوئی گواہ پیش کریں امیر المؤمنین کوئی متبادل گواہ پیش نہ فرما سکے قاضی شریح نے حضرت علی رضؓ کے خلاف فیصلہ دے دیا۔ اس واقعہ نے اسلام کے نظامِ عدل کی دھاک پورے مذاہب عالم پر بٹھا دی اور غیر مسلم یہودی کا دل اسلام کا گہوارہ بن گیا۔

(۶) ایک جاسوس نے کہا۔

ایران میں اسلامی انقلاب کے اثرات

خواتین دینی اقدار کی پابند ہو گئیں

(از سید عطاء الرحمٰن جعفری بی اے آنرز)

ایران کے اسلامی انقلاب سے مغربی ممالک تلملا رہے ہیں اور "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" کے مصداق پگینڈا کرنے میں مصروف ہیں کہ اسلامی انقلاب بعد اسلامی خواتین کو کچھ نہ ملا۔ بلکہ ان کی آزادی گئی ہے اور اب انہیں پردہ میں بیٹھنا پڑے گا۔ "گارجین" ایسا ہی ایک فتنہ کھڑا کرنے کی کوشش ہوئے لکھتا ہے۔

"خمینی کے نئے اسلامی جمہوریہ میں عورت کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ سڑکوں کی جنگ میں جب نوجوان خون میں نہائے ہوئے تھے اور مذہبی جنون میں مبتلا ہو کر موت کا استقبال کر رہے تھے۔ اس وقت یہ واضح ہو رہا تھا کہ یہ انقلاب یقینی طور پر محض مردوں کا معاملہ بن کر رہ جائے گا۔ خمینی کے صدر مقام میں مشکل سے ہی کوئی عورت نظر آتی تھی اذان حسب معمول کوئی لڑکا پکارتا اور جب اس کی پکار پر سفید داڑھیوں والے مُلّا نماز کے لیے جماعت میں جاتے تو اس میں صرف مرد ہی شریک ہوتے اور اللہ تعالیٰ کا نام اس طور پر لیتے کہ باہر کے دیکھنے والوں کو ایسا ہی لگتا جیسے حکم خداوندی کے تحت مردوں کی برتری قائم کی گئی ہو مظاہروں کے دوران بھی جب تہران کے لوگ لاکھوں کی تعداد میں سڑکوں پر نکل آئے تو عورتوں کی جماعتیں ہمیشہ الگ تھلگ رہتیں۔ وہ سیاہ نقابوں کے اندر مویشیوں کی مانند دکھائی دیتی تھیں۔"

یہ متعصب انگریزی اخبار "مان نہ مان میں تیرا مہمان" کے مصداق ایران کی خواتین کی زبوں حالی پر مگرمچھ کے آنسو بہا رہا ہے۔ لیکن اسلامی نظام کے تقاضہ پر خود ایرانی خواتین کا کیا ردعمل تھا یہ بھی اسی اخبار کی زبانی ملاحظہ ہو۔

"لیکن ایران جس مذہبی جوش و خروش میں بہہ گیا اس کی حمایت وہاں کے مرد عورت دونوں ہی کر رہے ہیں۔ سر سے پاؤں تک پردے میں ڈھکی ہوئی راسخ العقیدہ عورتیں ہی نہیں بلکہ جدید طرز کی مسلمان عورت بھی حرم کے اندر ریشمی پردوں میں بیٹھ گئی ہیں۔ انہیں اپنے عقیدہ کا معاملہ سمجھنے لگی ہیں عام طور پر ساری عورتیں مسجد کا اقتدار تسلیم کرتی ہیں اور اپنے آپ کو ان سخت قیود کا پابند سمجھتی ہیں جو مسجد کی طرف سے ان پر عائد ہوئی۔ اکرم حریری ایک راسخ العقیدہ عورت ہے۔ اس کی عمر محض تیس سال ہے لیکن بادامی رنگ کے دوپٹہ میں وہ اپنی عمر سے زیادہ سن رسیدہ معلوم ہوتی ہے وہ آئینی ملک کی اسلامی جمہوریہ بنانے کے سلسلہ میں کئی سال سعی کرتی رہی ہے۔ اسے اپنے مذہبی جوش اور سیاسی خیالات کی بناء پر ذریعہ معاش سے بھی ہاتھ دھونا پڑا تھا۔ وہ ایک سکول میں معلمہ تھی وہ طالبات کو شاہ کے خلاف صف آراء ہونے پر اکساتی۔ اس کی رپورٹ ساوک تک پہنچ گئی۔ چنانچہ اس پر پابندی لگا دی گئی کہ ایران میں کہیں بھی درس و تدریس کا سلسلہ جاری نہیں رکھ سکتی اس کا عقیدہ ہے کہ اسلام میں مذہب اور سیاست الگ الگ نہیں۔ وہ کہتی ہے کہ یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے۔ کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو وہ ظلم و جور کے خلاف جہاد کرنے سے کیونکر باز رہ سکتا ہے؟"

دراصل مغرب کے لوگ انسانی حقوق کا مفہوم ہی نہیں سمجھتے ان کے نزدیک آزادی کا مطلب ایک آرام دہ مکان خوبصورت سامانِ آرائش اور اچھا کھانے کے سوا اور کچھ نہیں۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ اگر یہ چیزیں تمہیں میسر آجائیں تو انہیں اللہ کی امانت سمجھو اور ان سے اللہ کے دوسرے بندوں کو بھی استفادہ کرنے کا موقعہ دو۔

آج کل ایرانی عورتیں برقعہ پہن کر ہر طرف دکھی اور مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کرتی پھرتی ہیں۔ وہ لڑائی میں زخمی ہونے والوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کی عیادت کرتی ہیں بھوکوں کے پاس کھانا اور ضرورت مندوں کے پاس ضروریات زندگی کا سامان پہنچاتی ہیں۔ لیکن مغرب زدہ لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا کہ عورتیں یہ سب کچھ برقعہ پہن کر کیوں کرتی ہیں۔ عریانی اور بے حیائی کے دلدادہ یہ سمجھ نہیں پاتے کہ عورت مرد کی طرف جس حد تک

باقی صفحہ ۲۰ پر

نذیر احمد خطیب، جامعہ مسجد غوثیہ کندیاں امیر جمعیۃ علماء اسلام کندیاں

حالات امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

آپ کا نام نعمان ہے، ابو حنیفہ کنیت ہے اور امام اعظم لقب ہے، والد کا نام ثابت اور دادا کا نام زوطی ہے۔ آپ کے دادا "زوطی" ملک فارس کے رہنے والے اور مذہبا پارسی تھے، اسلام جو بڑی سرعت کے ساتھ پھیلتا جا رہا تھا ملک فارس پر بھی اثر انداز ہوا بہت سے خاندان اسلام کی برکتوں سے مستفیض ہوئے۔ زوطی جو بڑی گہری نظروں سے اسلام کا مطالعہ کر رہے تھے مسلمان ہو گئے اسلام لانے کے بعد خاندان کے کچھ افراد نے آپ کو چین سے بیٹھنے نہیں دیا۔ آخر آپ ترک وطن کے خیال سے ۳۷ھ میں اپنی بیوی اور نقد سرمایہ کے ساتھ مکہ معظمہ روانہ ہو گئے راستہ میں بہت سے اسلامی شہروں سے گزرے اور اسلام اور خلفائے اسلام کے متعلق اپنی معلومات میں اضافہ کرتے رہے کوفہ پہنچ کر اسلام کی عظمت و جلالت کا پورا نقشہ سامنے آ گیا کیونکہ جناب علی رضؓ خلیفہ تھے اور کوفہ کو دار الخلافہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ زوطی نے فیصلہ کر لیا کہ ہم کو یہیں رہنا ہے۔ آخر مستقل سکونت اختیار کر لی۔ گزر اوقات کے لیے کپڑے کی تجارت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ زوطی کبھی کبھی جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضر ہوتے اور خلوصِ عقیدت کے ساتھ آداب بجا لاتے۔ ایک مرتبہ "نوروز" کے دن جو پارسیوں کی عید کا دن ہے۔ زوطی کچھ فالودہ نذر کے لیے جناب علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے جناب علی رضؓ نے پوچھا۔ کیا ہے کہنے لگے نوروز کا فالودہ ہے۔ حضرت علی رضؓ نے ارشاد فرمایا نوروزنا کل یوم" ہمارے یہاں ہر روز نوروز ہے ۸۰ھ کے اوائل میں زوطی کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام باپ نے ثابت رکھا اور بچے کو حصولِ برکت کے لیے جناب علی رضی اللہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت علی رضؓ نے دست شفقت اور دعائے خیر کے ساتھ رخصت کیا ثابت کا بچپن اپنے باپ کی گود میں گزرا۔ عنفوان شباب میں سایۂ پدری سے محروم ہو گئے۔ تجارت کا سلسلہ باپ سے ورثہ میں ملا تھا۔ زندگی آرام سے گزرتی رہی۔ کب شادی کی؟ اور کس خاندان میں کی۔ تاریخ اس سلسلہ میں خاموش ہے البتہ اتنا ضرور پتہ چلتا ہے کہ ۴۰ سال کی عمر میں خدا نے ثابت کو ایک فرزند عطا کیا والدینؒ نے نعمان نام رکھا آگے چل کر اس بچے نے ابو حنیفہ کی کنیت اختیار کی اور امام اعظم کے لقب سے پکارا گیا یہ ۸۰ھ کا واقعہ ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ عبد الملک ابن مروان خلیفہ تھا اور حجاج ابن یوسف عراق کا گورنر تھا۔ آنحضرت صلعم دنیا سے تشریف لے گئے اگرچہ ۷۰ سال کے قریب ہو چکے تھے مگر پھر بھی ملک میں حسب ذیل صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حیات تھے۔ حضرت انس ابن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۹۳ھ میں وفات پائی حضرت سہیل ابن سعد انصاری رضؓ ۹۱ھ میں وفات پائی۔ حضرت ابو طفیل عامر ابن واثلہ رضؓ ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضؓ نے دو صحابیوں سے ملاقات کی اور ان کی صحبت کا شرف حاصل کیا۔ ایک حضرت انس رضؓ اور دوسرے ابو طفیل عامر رضؓ اس موقع پر یہ بتا دینا ضروری ہے کہ امام صاحبؒ کی کنیت جو نام سے زیادہ مشہور ہے۔ حقیقی کنیت نہیں ہے بلکہ وصیفی معنی کے اعتبار سے ہے۔ قرآن مجید میں خدا نے مسلمانوں سے خطاب کر کے فرمایا ہے فاتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفا ط یعنی ابراہیمؑ کے طریقہ کی پیروی کرو جو خدا کے راستہ پر چلتے تھے۔ امام صاحب نے اسی نسبت سے اپنے لیے ابو حنیفہ کنیت اختیار کی امام ابو حنیفہ رحؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر میں حاصل کی۔ جب کچھ ہوشیار ہوئے والد کے ساتھ دوکان پہ بیٹھنے لگے ابھی سولہ سال کی عمر تھی کہ والد کا انتقال ہو گیا اور امام ابو حنیفہ رحؒ تمام کاروبار خود ہی سنبھالنے لگے۔ طبیعت کے بہت ذہین اور محنتی تھے اس لیے بہت جلد کاروبار میں نمایاں ترقی کر لی دوکان کے ساتھ ایک کپڑے کا کارخانہ بھی قائم کر لیا اور زندگی بڑے آرام سے گزرنے لگی امام صاحب کی والدہ بہت دن تک زندہ رہیں۔ بہت عابدہ اور علماء کی طرف سے بہت خوش عقیدہ تھیں۔ اکثر علماء کے وعظ پردے میں بیٹھ کر سنتی تھیں اس لیے اسلامی معلومات بھی اچھی تھیں۔ امام صاحب کا فطری رحجان بھی علم کی طرف تھا مگر ماں کی مذہب دوستی نے اس رحجان کو اور بھی تیز کر دیا

بقیہ:- عدالت اسلامیہ

ذیل میں ایک جاسوس کا تبصرہ عدالت اسلامیہ کے بارے میں پیش کیا جاتا ہے فتوحات شام کے زمانہ میں رومیوں نے ایک جاسوس کو مسلمان کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے بھیجا۔ اس نے مسلمانوں کے ہاں کچھ وقت گزارنے کے بعد واپس جا کر رومیوں کے سامنے یوں اپنے تاثرات بیان کئے کہ یہ لوگ رات کے وقت راہب ہوتے اور دن کے وقت سپاہی بن جاتے ہیں ان کے عدل و انصاف کا یہ عالم ہے کہ ان کا قانون سب کے لیے یکساں ہے بادشاہ اور بادشاہ کے بیٹے کو بھی اپنے جرم کی سزا عام لوگوں کی طرح بھگتنی پڑتی ہے۔

آمر نہ خود رہا اور نہ اس کا اقتدار — (خورشید عباس گردیزی)

بھٹو عالمی سازش کا شکار ہوا — (شیخ خضر حیات)

مسائل نوکر شاہی اور رشوت خوروں نے پیدا کئے ہیں (نور عالم قریشی)

نکاتی فارمولا — اتحاد — تنظیم — اصلاح

سمیجہ آباد ملتان کے قریب پچاس ساٹھ ہزار کی آبادی ہے مگر نہ سڑکیں پختہ نہ گلیاں ہر طرف دھول اور گرد کے بادل اڑتے دکھائی دیتے ہیں۔ ہر چیز مٹی میں ڈوب کر رہ گئی ہے دوسری طرف کھاد فیکٹری کا زہر آلود پانی ہے جو ایک نالے کی صورت میں میلوں تک پھیلا ہوا ہے آکسیجن گیس کی بو فضا کو ہر وقت گد لائے رکھتی ہے۔

یہ بستی ملتان کارپوریشن سے باہر ہے اس لیے کارپوریشن کو بھی مطعون نہیں کیا جا سکتا ویسے ملتان کارپوریشن خود بھی دیوالیہ ساہوکار کی حیثیت رکھتی ہے جس کی ڈیرہ داری تو خوب ہے۔ افسروں کے بنگلے بھی خوب ہیں اور کمرے بھی سجے سجائے۔

حال ہی میں ایک کمرہ کی زیبائش پر دو لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ جبکہ شہر کی گلیاں، نالیاں اور سڑکیں آثار قدیمہ کی حیثیت اختیار کر چکی ہیں۔ جگہ جگہ غلاظت کے ڈھیر پڑے ہیں کارپوریشن کا بجٹ ۱، ۴، ۲ % تنخواہوں اور غیر ترقیاتی کاموں پر صرف ہو جاتا ہے ترقیاتی کام کے لیے جو معمولی رقم باقی رہ جاتی ہے اسے ٹھیکیداروں کی لوٹ کھسوٹ کا سامنا کرنا ہوتا ہے مشکل سے ایک چوتھائی رقم تعمیر و ترقی پر خرچ ہوتی ہے۔

ایسی شاہ خرچ کارپوریشن سے یہ توقع رکھنا کہ وہ کسی نئی بستی میں تعمیرات کرے عبث ہے ڈسٹرکٹ کونسل کو اس پسماندہ کالونی پر توجہ دینی چاہیے۔

یہ طویل تمہید اسی لیے بیان کرنی پڑی کہ سمیجہ آباد پاکستان قومی اتحاد کے امیر مولوی محمد شریف نے جمعہ کے روز ایک جلسہ جامع مسجد میں منعقد کرایا اور اسی موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بستی کے مسائل دہرائے۔

(۱) سڑکوں اور گلیوں کو پختہ کیا جائے۔
(۲) آب نکاس کا بندوبست کیا جائے۔
(۳) کھاد فیکٹری کے گندے پانی اور کھڈوں میں کھڑے پانی کو نکالا جائے۔
(۴) مڈل سکول کی مرمت کرائی جائے اور ہائی تک بڑھایا جائے۔
(۵) ڈسپنسری بنائی جائے، مارکیٹ اور کھیل کا میدان بنایا جائے۔

قومی اتحاد ضلع ملتان کے جنرل سیکرٹری سید خورشید عباس گردیزی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں اس غیور قوم کے جذبہ صدق کو سراہتا ہوں سلام کرتا ہوں جن نے آمریت کے بلند پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ وہ آمر نہ خود رہا اور نہ اس کا اقتدار اگر ہمارے شہدائے تحریک کو یہ نہ کہا جاتا کہ تحریک کا مقصد نظام مصطفیٰ کا نفاذ ہے تو کون ہے جو جان قربان کرتا کون باپ ہے جو اپنے بچے کو شہادت گاہ میں جانے دیتا۔ کون ماں ہے جو اپنے نور نظر کو خون میں نہانے بھیجتی۔ اس عظیم تحریک اور عظیم قربانیوں کے بعد اتحاد کو توڑنا واجب ہے؟

کیا ہمارے لیڈروں نے نشتر پارک میں قرآن کے سایہ میں یہ حلف نہیں لیا تھا کہ ہم ایک رہیں گے انہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر خدا سے وعدہ کیا تھا کہ ہم نظام مصطفیٰ کے مکمل نفاذ تک متحد رہیں گے۔ جیسے منزل قریب آئی یہ اپنی اپنی راہ پر چل پڑے۔

قیامت کے روز تحریک کے شہداء ان کا گریبان پکڑیں گے اور سوال کریں گے کہ ہم نے ارض پاک کی سڑکوں کو اس لیے لالہ زار بنایا تھا کہ تم اقتدار کی خاطر ایک دوسرے سے الگ ہو جاؤ۔ کیا پاکستان سے ظلم ختم ہو گیا ہے۔ کیا لوگوں کو انصاف مل گیا۔ اسلام کا عدل مساوات مل گئی ہے اگر نہیں تو آج بھی متحد ہو جاؤ۔

قومی اتحاد ایک مقصد کے لیے حکومت میں گیا تھا وہ اس حد تک پورا ہوا ہے کہ انتخابات کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے اور اسلامی حدود نافذ ہو گئی ہیں گویا نظام مصطفیٰ کی ابتداء ہو چکی ہے کوئی آدمی اس سے انکار کر سکتا ہے۔ کائنات میں صرف دو ملک ایسے ہیں ایک سعودیہ اور دوسرے پاکستان، صرف ان دو ممالک میں حدود نافذ ہیں۔

پیپلز پارٹی بھی سنگ گراں تھی اس کا ہٹانا بھی ضروری تھا۔ اب یہ رکاوٹ بھی ختم ہو چکی ہے اس پارٹی نے ہوس اقتدار میں ملک کو نقصان پہنچایا۔ پاکستان دولخت ہو گیا اب یہ ملک کسی اور امتحان کا متحمل نہیں۔

جمہوریت کی بھی ضرورت ہے مگر ملک کی سالمیت سب سے زیادہ ضروری ہے ہم کو ملک کی سالمیت عزیز ہے اس لیے ہم افہام و تفہیم سے کام چلا رہے ہیں۔ جو بھی آیا اپنی مرضی سے واپس نہ گیا یہ پہلا موقع ہے کہ پاکستان قومی اتحاد رضاکارانہ طور پر اقتدار

سے الگ ہو گیا ہے۔

قومی اتحاد ملتان شہر کے سیکرٹری اطلاعات شیخ محمد یعقوب نے اپنے خطاب میں کہا کہ اتحاد، تنظیم، اصلاح، سہ نکاتی فارمولا پر عمل کیا جائے۔ سب سے پہلے اتحاد کو اپنی صفوں کو مربوط کرنا چاہیے اور بستی بستی قریہ قریہ اتحاد کی شاخیں قائم کرنی چاہئیں۔

کوئی کام تنظیم کے بغیر نہیں ہو سکتا اس لیے اپنی تنظیم کو مضبوط بنایا جائے۔ اور تیسرے یہ کہ اصلاح کی جائے۔ اصلاح ذات، گھر، معاشرہ محلہ، شہر اور ملک سب کی اصلاح کی جائے تب جا کر نظام مصطفیٰ کامیاب اور مکمل ہو گا۔

جس طرح پاکستان بنا کر ہم نے ان مقاصد کی تکمیل نہ کی اسی طرح اگر نظام اسلام کے نفاذ سے بھی ہم نے زبانی تائید کی اور عملاً لاتعلق رہے تو ہم گناہ گار ہوں گے۔ برائی جس جگہ ہو اسے روک دو۔ ہمارا نعرہ ہے انقلاب ہر جگہ اور ہر وقت۔

اگر خدانخواستہ ہم نے اپنے آپ کو نہ بدلا تو نہ یہ ملک رہے گا اور نہ ہم۔ ہم میں ایک کمزوری ہے کہ حکومت عوامی نمائندہ نہیں۔ نوکر شاہی کو بھی ہماری کمزوری کا علم ہے آئندہ انتخابات میں عوام کی نمائندگی کا شرف حاصل کرنا ہے اور یہ ایک بہت بڑا کام ہے جس کے لیے آج سے ہی کام شروع کریں۔

ملتان شہر سے صوبائی اسمبلی کے امیدوار جناب نور عالم قریشی نے اپنے انداز میں تقریر کرتے ہوئے کہا ظالم حکمران کا دور ختم ہو چکا ہے اب ایک ایسا سماج قائم کیا جائے۔ ایسے لوگ برسر اقتدار آئیں جو نظام مصطفیٰ سے مخلص ہیں ایسے لوگ جن کی حکومت کو عوام نے مسترد کر دیا تھا اور وہ لوگ جو اتحاد سے الگ ہو گئے ہیں وہ قوم کی خدمت نہیں کر سکتے وہ اس بے بس قوم کو کیا خوشحالی دیں گے؟

شہیدوں کی روح خوش ہے کہ نظام مصطفیٰ کی ابتداء ہو چکی ہے۔ مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔ یہ مسائل ہم نے پیدا نہیں کئے یہ تو نوکر شاہی نے پیدا کر رکھے ہیں۔ ایسے افراد کو نکالا جائے جو اتحاد کو کمزور کر رہے ہیں۔ رشوت ستانی اور ظلم سے عوام کو تنگ کر رہے ہیں۔ پاکستان قومی اتحاد آئندہ انتخابات میں عوام کا اعتماد حاصل کر کے تمام مسائل کو حل کرے گا۔ کچھ لوگ فرقہ واریت کا زہر پھیلا رہے ہیں۔

ہم سب مسلمان ہیں۔ بھائی بھائی ہیں۔ بھائی چارے اور اخوت میں اضافہ کرو فرقہ واریت سے قومیں تباہ ہو جایا کرتی ہیں۔ ملک برباد ہو جاتے ہیں۔

ملتان شہر سے قومی اسمبلی کے امیدوار شیخ غضنفر حیات نے کہا کہ نظام مصطفیٰ کی منزل کو پانا ہے تو پہلے سے بھی متحد ہو جاؤ۔ پوری دنیا میں ایسی سازشی قوتیں سرگرم عمل ہیں جو پاکستان میں نظام مصطفیٰ اور اسلامی انقلاب کو ناکام بنانے کے منصوبے بنا رہی ہیں۔ نہ صرف اسلام یہ مسلمانوں کو باہم لڑانے اور جنگ و جدل میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں اگر ہم لڑتے ہیں تو یقین جانو کہ ہم غیر ملکی سازشوں کا شکار ہیں۔ بھٹو کو بھی عالمی طاقتوں نے برباد کیا اس کی پشت پر ایسی طاقت تھی جو نہ پاکستان کی خیر خواہ ہے اور نہ اسلام کی۔ آپ کے اخلاص اور اتحاد نے ان تمام طاقتوں کو پاش پاش کر دیا۔

یہ سازش آج بھی ہمارا تعاقب کر رہی ہے جو لوگ متحد نہیں ہوتے اور نظام مصطفیٰ کی تکمیل میں ہمارا ساتھ نہیں دیتے وہ اس سازش کا شکار ہیں۔

اس وقت اسلامی نظام کے لیے حالات بہت سازگار ہیں جو شخص علم کی دولت سے بہرہ ور ہے اسے اپنی صلاحیتوں کو قوم اور اسلام کی خدمت میں صرف کرنا چاہیے دو سو سال سے سود کا نظام چلا آ رہا ہے۔ سمگلر، چور، شراب خور، رشوت خور اور سود خور نہیں چاہتے کہ نظام مصطفیٰ نافذ ہو یا کامیاب ہو اس لیے نیک لوگوں کو متحد ہو کر اسلام اور ملک کی خدمت کرنی چاہیے۔

ایسا معاشرہ جو سراسر غلط ہے اس کو بدلنے میں وقت لگے گا۔ اسے بدلنا ہے اس میں نظام اسلام کے پھول اور چمن لگانا ہے۔ دشمن کو مغلوب کرنا ہے جو لوگ ترقی یافتہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور نظام اسلام کو فرسودہ قرار دیتے ہیں یہ جاہل ہیں اور لاعلم ہیں۔ یہ ذلیل و خوار ہوں گے۔

یہ بات بھی درست نہیں کہ کچھ بدلا نہیں تبدیلیاں آئی ہیں۔ لڑکیوں کے لیے یونیورسٹی الگ بنائی گئی ہے۔ حدود کا نفاذ ہو چکا ہے اور اب تو شرعی عدالتوں نے فیصلے بھی شروع دیئے ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام بہت بدل گئے ہیں مولانا محمد حسین حیدری کی دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

بقیہ: ایران میں اسلامی انقلاب

مائل ہو سکتی ہے مرد اس سے کہیں زیادہ عورت کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔ اور بے پردگی اور عریانی ان کے ناجائز تعلقات پر منتج ہوتی ہیں مغرب اور امریکہ کی جنسی بے راہ روی نے وہاں کے معاشرہ کو آتش زیر پا کر رکھا ہے آئے دن ہزاروں کی تعداد میں اغوا اور قتل کی وارداتیں ہوتی ہیں۔ وہاں کی عورتیں ہر طرح آزاد ہونے کا دعویٰ تو کرتی ہیں۔ لیکن فی الحقیقت ان کی زندگی انتہائی کربناک ہے۔ جس کا ثبوت وہاں عورتوں کی خودکشی کی وارداتوں اور بے محابا طلاقوں سے ملتا ہے۔ ہم مسلمانوں کا یہ عقیدہ نہیں کہ عورت اور مرد دونوں کو یکساں طور پر آزادی دی جائے۔ بلکہ اسلام دونوں کو اپنے اپنے دائرے میں متوازن آزادی دیتا ہے تاکہ معاشرہ متوازن رہے۔ معاشرتی فساد نہ پھیلنے پائیں۔ یہ صحیح ہے کہ مرد اور عورت دونوں کی تخلیق یکساں طور پر ہوتی ہے۔ لیکن دونوں کے جسمانی اور فطری حالات میں نمایاں فرق ہے اور یہ قدرت کی طرف سے اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں کا دائرہ عمل بھی جداگانہ ہے۔

رسول اکرم صلعم کے بعثت سے قبل معاشرہ اتنا خراب ہو گیا تھا اور عورت اور مرد کے باہمی اختلاط اور بے پردگی کے باعث انسانیت کی تمام قدریں ختم ہو گئی تھیں اور جس طرح حیوانات اور غیر ذی العقل جو کہ کسی کام کے مکلف نہیں انسان اس سے بھی بدتر ہو گیا تھا کہ شادی شدہ مرد اور عورت کھلے عام بے حیائی میں مصروف تھے لیکن رسول خداؐ نے خداتعالیٰ کے حکم کے مطابق ان کے لیے ایسی قیود کا انتظام کیا اور ایسے قوانین مرد اور عورت کی فطرت کے لحاظ سے عطاء کئے جن کی وجہ سے اس بے حیائی اور فحاشی کے سیلاب کے آگے بند باندھا جا سکا۔ انہیں سنہری اصولوں کی پاسداری ایران کی عفت شعار بیٹیاں کر رہی ہیں۔ اور اسلامی انقلاب نے ان کے کردار کو چار چاند لگا دئے ہیں اور ایرانی خواتین بصد شوق و ذوق دینی اقدار کی

شرعی عدالتوں کے فیصلے پر مجرموں کو سرِعام سزا دی جائے

نظامِ مصطفیٰ کانفرنس اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے سنگِ میل ثابت ہوگی

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے زیرِ اہتمام اکتوبر ۷۹ء میں منعقد ہونے والی نظام مصطفیٰ کانفرنس کے انتظامات کے لیے جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور کے کارکنوں اور خطباء کا ایک بھرپور اجلاس مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ میں منعقد ہوا جس میں کانفرنس کے علاوہ ضلعی تنظیم کے بارے میں بھی مختلف امور پر غور کیا گیا۔ اجلاس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور کے امیر ملک شیر محمد نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ جمعیۃ کی ممبر سازی کا مرحلہ تقریباً ختم ہو چکا ہے اس لیے جمعیۃ نے ضلع لاہور کے مختلف حلقوں کے انتخاب کرانے کے لیے ایک چھ رکنی انتخابی کمیٹی مقرر کی ہے جس کے سربراہ مولانا عبدالرؤف فاروقی ہوں گے جبکہ دیگر ارکان میں مولانا اللہ داد صدیقی۔ مولانا سیف اللہ اکرم، مولانا مقبول الرحمٰن قریشی۔ قاری محمد حنیف اور حافظ محمد اقبال ہوں گے۔ یہ کمیٹی یکم جون تک ضلع لاہور کے تمام حلقوں کے انتخاب مکمل کرائے گی اور اس کے بعد ضلعی عہدیدار منتخب کیے جائیں گے۔ بیان میں بتایا گیا کہ اکتوبر ۷۹ء میں ہونے والی عظیم الشان کانفرنس کے انتظامات کا جائزہ لے کر متعدد کمیٹیاں بھی تشکیل دی گئیں جو درمیانی عرصہ میں پوری مستعدی اور محنت سے کام کر کے کانفرنس کی کامیابی کو یقینی بنائیں گے۔ اجلاس میں تمام کارکنوں نے حوصلے اور جذبے کے ساتھ اس یقین کا اظہار کیا کہ انشاءاللہ یہ کانفرنس مملکت اسلامیہ پاکستان میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے سلسلہ میں سنگ میل ثابت ہوگی اور یہ کانفرنس کسی ایک جماعت یا مسلک کی نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے مذہبی جذبات کی ترجمان ہوگی۔

اجلاس کے آخر میں کئی قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) صدر جنرل ضیاء الحق سے مطالبہ کیا گیا کہ شرعی عدالتوں کے فیصلوں کے مطابق چوروں اور ڈاکوؤں کو سرِعام سزا دے کر ٹی۔وی کے ذریعہ سارے ملک میں دکھایا جائے تاکہ دیگر جرائم پیشہ افراد کو عبرت حاصل ہو۔

(۲) حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ پریس کلب راولپنڈی میں ہونے والے افسوسناک واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے کے بعد شعائرِ اسلام کی توہین پر مشتمل نظم پڑھنے والے کو عبرتناک سزا دی جائے تاکہ آئندہ ملحد و بے دین کو اس کی جراءت نہ ہو

(۳) حکومت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی کہ سابق حکومت کے مقرر کردہ بعض افسر مختلف حربوں سے عوام کو تنگ کر کے موجودہ حکومت کے خلاف نفرت پھیلا رہے ہیں۔ ایسے افسروں کو فوری معطل کیا جائے۔

انتخاب بٹل

امیر .... حاجی فیروز خان
نائب امیر اول .... احمد خان
نائب امیر دوم .... ریٹائرڈ میجر علی گوہر خان
ناظم اعلیٰ .... محمد رفیق
نائب ناظم .... قاری عبدالرشید
ناظم نشریات .... حافظ حاجت خان
خازن .... سید عمران شاہ
سالار .... ایوب خان

انتخاب خانپور شمالی

سرپرست .... قاری عبدالعزیز
امیر .... سید محمود علی شاہ
نائب امیر ۱ .... قاضی عبدالستار
〃 〃 ۲ .... چوہدری سلیمان
ناظم اعلیٰ .... منشی محمد یار
نائب ناظم .... صوفی غلام فرید
خزانچی .... حاجی غلام حسین
پراپیگنڈہ سیکرٹری .... صوفی عبدالرحمٰن
سالار .... حاجی خوشی محمد

انتخاب مراد آباد

سرپرست .... الحاج حاجی محمد
امیر .... حاجی محمد یار
نائب امیر ۱ .... حاجی غلام محمد
نائب امیر ۲ .... ملک حضور بخش
ناظم اعلیٰ .... چوہدری غلام مصطفیٰ
نائب ناظم ۱ .... حاجی محمد بھٹہ
خزانچی .... سیٹھ اللہ دتہ
پراپیگنڈہ سیکرٹری ۔ قاری حافظ عبدالکریم انصاری مجاہد
سالار .... ڈاکٹر نواب دین

انتخاب یونین کونسل تلبری

سرپرست .... حافظ عبدالکریم

انتخاب چک ۱۴۸/B تحصیل صادق آباد

گذشتہ روز مولانا عبد الکریم صاحب جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا اور مندرجہ ذیل انتخابات متفقہ طور پر عمل میں لائے گئے۔

انتخاب چک ۱۵۱/P تحصیل صادق آباد

امیر .... چوہدری اکبر علی چک ۱۵۱/P

ناظم اعلیٰ ...... حکیم سید علی حسین چک //

خزانچی .... مولوی اللہ رکھا چک ۱۲۸/B

سالار .... مولانا برکت اللہ چک ۱۵۱/B

انتخاب چک ۱۴۸/P

امیر .... مولانا محمد عیسیٰ

نائب امیر ... چوہدری محمد شفیع نمبر دار، حاجی احمد دین

ناظم اعلیٰ .... چوہدری محمد انور نمبر دار

نائب ناظم ..... چوہدری محمد اسلم ولد عبد العزیز

خازن .... چوہدری محمد اسلم

سالار .... چوہدری محمد اکرم راہی

انتخاب گڑھی تحیر محمد جھک

سر پرست .... حاجی غلام قادر

امیر .... حافظ غلام احمد

نائب امیر ۱ .... مولوی عطاء اللہ

نائب امیر ۲ .... امان اللہ

ناظم اعلیٰ .... جام بشیر احمد

نائب ناظم .... حاجی قادر بخش

خازن .... جام قادر بخش

سالار .... جام عبد القادر

انتخاب حلقہ کوٹ پٹھان

امیر .... مولانا محمد یوسف

نائب امیر .. مولوی امیر بخش، حافظ اللہ ورایا

ناظم اعلیٰ .... نور حسین سولنگی

خزانچی .... حق نواز خاں

سالار .... لال خان

انتخاب بستی توحید آباد

سر پرست .... مولانا اللہ ورایا

امیر .... مولانا نصر اللہ خاں

نائب امیر .... مولانا محمد عثمان

ناظم اعلیٰ .... ماسٹر جان محمد

نائب ناظم .... مولوی عبد العزیز

سالار .... حاجی کریم بخش

خازن .... عبد الہادی دوکاندار

انتخاب بستی لکھن

امیر .... مولانا خلیل الرحمٰن خان

نائب امیر ... حاجی عبد الستار، حاجی غلام رسول

ناظم اعلیٰ .... حاجی لال خاں

نائب ناظم .... حافظ محمود احمد

خازن .... حافظ عبد الرحمٰن

سالار .... قاری محمد صادق

انتخاب بستی ڈڈی تحصیل صادق آباد

امیر .... مولوی محمد یوسف

نائب امیر .... چوہدری احمد دین

ناظم اعلیٰ .... چوہدری محمد یوسف

نائب ناظم .... چوہدری علی محمد نمبر دار

خازن .... حاجی نور محمد

سالار .... محمد کوثر

انتخاب ٹھل حسن خاں تحصیل رحیم یار خاں

امیر .... حاجی غلام مصطفیٰ خاں

نائب امیر .... حاجی گل محمد

ناظم اعلیٰ .... مولانا محمد عبد اللہ صدیقی

نائب ناظم ۱ .... امان اللہ

نائب ناظم ۲ .... حاجی حمید اللہ

خازن .... نور احمد

سالار .... غلام مرتضیٰ

انتخاب حلقہ ظاہر پیر تحصیل خان پور

امیر .... مولانا منظور احمد نعمانی

نائب امیر ۱ ...... سیٹھ خدا بخش

نائب امیر .... حاجی اللہ بخش گھنیر

ناظم اعلیٰ ...... حافظ فیض اللہ

نائب ناظم ۱ ...... میاں عبد الخالق

نائب ناظم ۲ ...... حافظ ضیاء الحسن

خازن .... لنگر خاں

سالار .... حافظ کرم دین

انتخاب حلقہ من آباد

امیر .... حکیم فاضل محمد

نائب امیر ۱ .... مولانا بشیر احمد

نائب امیر ۲ .... حاجی عبد الحق

ناظم اعلیٰ .... ملک خالد سیف اللہ

نائب ناظم .... حافظ غوث احمد

خازن .... حافظ حبیب اللہ

سالار .... حاجی نور عالم

نائب سالار .... حاجی اللہ بخش

رسالپور کے عہدیدار

جمعیۃ علماء اسلام رسالپور تحصیل نوشہرہ کا انتخابی اجلاس زیر صدارت جناب ابو البدر محمد عمر صاحب بلیاوی منعقد ہوا۔ اتفاق رائے سے حسب ذیل عہدیداران منتخب کئے گئے۔

صدر ... جناب ابو البدر محمد عمر صاحب بلیاوی

نائب صدر ۱ شیر داد خان جنرل مرچنٹ

نائب صدر ۲ ...... یوسف شاہ

جنرل سیکرٹری ...... حاجی اسلام الدین

سیکرٹری نشر و اشاعت، عبد الدیان شوز مرچنٹ

جوائنٹ سیکرٹری، خزانچی، محمد زمان خان

تپہ خالصہ کے انتخابات مکمل ہو گئے

گزشتہ روز موضع چابیان میں تپہ خالصہ جمعیۃ کی مجلس عمومی کا ایک اجلاس امیر تحصیل مولانا فضل مولے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں اتفاق رائے سے جمعیۃ علماء اسلام تپہ خالصہ کی مجلس عاملہ کا حسب ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر جناب قاضی عبد الحکیم آف چابیان

نائب صدر ۱ ملک حاجی بخش خان آف پختہ غلام

نائب صدر ۲ حاجی عبد الغفار خان آف بدھو

نائب صدر ۳ ملک عبد الرؤف خان آف دوران پور

جنرل سیکرٹری، حاجی ڈاکٹر محمد یونس خان کلیم آف پختہ غلام

نائب سیکرٹری ۱ فرید خان آف عبد الرحیم

امیر ...... میاں حسین احمد

نائب امیر ۱ ...... صوفی فتح محمد

نائب امیر ۲ ...... منشی سوہنا خاں بلوچ

ناظم اعلیٰ ...... میاں عبدالمالک

نائب ناظم اول ...... مولوی محبوب احمد

" دوم ...... ڈاکٹر جلال احمد

پراپیگنڈہ سیکرٹری ...... میاں محمد یوسف

خزانچی ...... میاں عبداللہ

سالار ...... مولوی غلام حسین

مولانا غلام ربانی حادثہ سے بال بال بچ گئے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے مرکزی امیر جمعیۃ کے نائب ناظم گذشتہ روز تھانہ بھٹی کے سامنے ٹرک کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہوگیا اور مولانا موصوف خدا کی مہربانی سے بال بال بچ گئے۔ مولانا موصوف کو کافی تکلیف ہے لیکن زخمی ہونے سے اللہ تعالیٰ نے بچا لیا ہے تمام احباب سے اپیل کی جاتی ہے کہ مولانا کی صحت کے لیے دعا کریں۔

دار العلوم کا قیام

گذشتہ دنوں ضلع سرگودہا کے مشہور قصبہ ڈھڈیاں شریف میں بزم دینی دار المطالعہ کا قیام عمل میں لایا گیا جس کی افتتاحی تقریب میں حضرت اقدس مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری قدس اللہ سرہ العزیز کے متعلقین مولانا عبدالوحید، مولانا عبد الجلیل مولانا عبد العزیز اور مولانا محمد عبد اللہ ساہیوال، قاضی عبد المالک، قاری سید حسن شاہ صاحب کے علاوہ مولانا محمد رمضان علوی، مولانا عزیز الرحمٰن خورشید اور مدیر خدام الدین محمد سعید الرحمٰن علوی نے بھی شرکت کی۔ اس موقعہ پر موجود حاضرین کو بتلایا گیا کہ اسی دار المطالعہ کا مقصد یہ ہے کہ قرآن و سنت کی تعلیمات پر مشتمل اکابرین ملت کی تصنیف کردہ کتابوں کے ساتھ ساتھ ان کے سوانح اور افکار سے نسل نو کو متعارف کرایا جائے۔

مقررین نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ جنسی اور فحش لٹریچر کو گلی گلی کوچہ کوچہ پھیلا کر اور آنہ لوبیہ جیسی سستی لائبریریوں کے ذریعہ نونہالان وطن کے اخلاق و کردار کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ اور قانونی طور پر اس کی قطعاً روک تھام نہیں ہو رہی بہرحال مقام شکر ہے کہ کچھ نوجوان اس طرف متوجہ ہوئے ہیں اور وہ اس سلسلہ میں اپنی امکانی کوششیں بروئے کار لا رہے ہیں۔ دار المطالعہ میں دینی اور علمی لٹریچر کا انتظام کیا گیا ہے اور ملک بھر کے مخیر حضرات سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ کتابوں اور رسائل کے ذریعہ دار المطالعہ کے ساتھ تعاون کریں۔

جمعیۃ میں شمولیت

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام بورے والہ کے ایک اجلاس میں جمعیۃ اہل حدیث ضلع وہاڑی کے ناظم نشریات مولانا عبد الجبار بھٹی نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کرتے ہوئے مولانا عبد اللہ درخواستی، مولانا مفتی محمود، مولانا عبید اللہ انور، نور الحق قریشی ایڈووکیٹ کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا۔ قاری محمد طیب صدر پاکستان قومی اتحاد ضلع وہاڑی، چوہدری محمد امین صاحب، راؤ ارشاد احمد خاں، مولانا عبد الستار، ڈاکٹر عبد الرشید ایم بی بی ایس حافظ شبیر احمد حاجی خادم حسین چوہدری انور علی سفیر نے مولانا عبد الجبار بھٹی کی جمعیۃ میں شمولیت کا خیر مقدم کیا۔

انتخاب ممتاز آباد

صدر ...... مولانا محمد اسحاق

نائب صدر ...... مرزا محمد شریف

سیکرٹری ...... چوہدری حبیب الرحمٰن انصاری

پروپیگنڈہ سیکرٹری ...... حافظ محمد الیاس ڈوگر

خزانچی ...... شیخ حاجی محمد شفیع

تحصیل علی پور کا انتخابی اجلاس

سرپرست ...... مولانا سعید احمد فاضل دار العلوم دیوبند

امیر ...... مولانا مشتاق احمد

نائب امیر ۱ ...... مولانا غلام محمد

نائب امیر ۲ ...... مولانا عبد الرحمٰن عباسی

ناظم اعلیٰ ...... مولانا منظور الحق

ناظم ۱ ...... رانا رحمت اللہ ایڈووکیٹ

ناظم ۲ ...... مولانا عبد الرحیم

ناظم نشر و اشاعت ...... مولانا عبد اللطیف صدیقی

خزانچی ...... حاجی محمد یعقوب

سالار اعلیٰ ...... ڈاکٹر قمر الدین

سالار ...... عبد الغفار

انتخاب حلقہ بستی اللہ بخش

امیر ...... مولانا عبد الستار خطیب جامع مسجد بستی اللہ بخش

نائب امیر ...... حاجی محمد حسن

ناظم اعلیٰ ...... ڈاکٹر قمر الدین

نائب ناظم ...... الٰہی بخش

خزانچی ...... خواجہ غلام فرید

ناظم نشر و اشاعت ...... عبد الرشید

انتخاب حلقہ میر ہزار

امیر ...... مولوی عطاء اللہ

نائب امیر ...... محمد بخش خاں

ناظم اعلیٰ ...... صوفی نور محمد

نائب ناظم ...... نور محمد کپاہی

خزانچی ...... سراج دین

حلقہ واڑی والیاں

امیر ...... مولانا محمد عبد اللہ طارق

نائب امیر ۱ ...... حافظ امان اللہ ریاستی

" " ۲ ...... حفیظ اللہ خاں لغاری

ناظم اعلیٰ ...... مشتاق احمد خاں لغاری

نائب ناظم ...... عطاء اللہ

خزانچی ...... عبد الرزاق

ناظم نشر و اشاعت ...... نذر محمد خاں

حلقہ رام پور حصہ اول

امیر ...... حافظ تاج الدین

نائب امیر ...... واحد بخش خان

ناظم اعلیٰ ...... مولوی عبد الغفور

نائب ناظم ...... مولوی اللہ دتہ

خزانچی ...... عطاء اللہ۔

نائب سیکرٹری ۲ عبدالحلیم جان آف سرہ وار گڑھی

سیکرٹری اطلاعات ، ملک دلاور خان آف پختہ غلام

سیکرٹری مالیات ، لطیف شاہ آف چنلپورہ

سالار اعلیٰ . . . . زاہد اللہ خان آف دوران پور

نائب سالار . . . شیر زادہ خان آف چاہ بیان

اجلاس کے اختتام پر قائدین جمعیۃ حضرت درخواستی اور مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا ۔

کاروانِ نظام مصطفیٰ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے سیکرٹری اطلاعات مفتی رشید احمد ارشد مہتمم مدرسہ عثمانیہ تعلیم الاسلام جکر کی اطلاع کے مطابق ضلع بھر میں کل پاکستان نظام مصطفیٰ کانفرنس کے اعلان سے خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے ماہ آخر میں نظام مصطفیٰ کانفرنس میں شرکت کے لیے ضلع جہلم کاروانِ نظام مصطفیٰ کی صورت میں ہزاروں رضاکار اور کارکن لاہور چلیں گے ۔ یہ تاریخی کانفرنس پاکستان سے لے کر عالم اسلام تک اسلامی انقلاب اتحاد و یگانگت اور اسلامی نظام کے عملی نفاذ میں تاریخ ساز نقوش مرتب کرے گی ۔ انشاء اللہ جمعیۃ اپنے ماضی کی طرح اس کانفرنس کے ذریعہ ایک عظیم انقلاب بپا کرے گی ۔

چشتیاں

یکم مئی دفتر جمعیۃ علماء اسلام بخاری چوک چشتیاں میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا اور جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام یوم مئی کے سلسلہ میں تقریب منعقد ہوئی جس میں صدارت حاجی شیر محمد صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام نے فرمائی اور تلاوت کلام پاک قاری عبدالرشید نے کی بعد میں مولانا بشیر احمد صاحب شاد جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام چشتیاں نے خطاب کرتے ہوئے کہا آج پوری دنیا میں مزدوروں کا دن منایا جاتا ہے ۔ اور مزدوروں کو سبز باغ دکھلا کر اسلام سے دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ حالانکہ جتنا اسلام نے غریب مزدوروں کا تحفظ کیا ہے اتنا کسی نظام نے نہیں کیا ۔

اجلاس میں چند قرار دادیں پیش کی گئیں ۔

اجلاس میں شوگر ملز کے مزدوروں نے بھاری تعداد میں شرکت کی ۔

(۱) شرعی عدالتوں کے سزا یافتہ ملزمان کو کھلے عام جگہ پر سزا دی جائے اور ٹی وی پہ دکھلایا جائے تاکہ عوام کو عبرت حاصل ہو ۔

(۲) مولانا محمد عبداللہ شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہیوال کی اہلیہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور بلندی درجات کے لیے دعا کی گئی اور پسماندگان کے لیے صبر و جمیل کی دعا کی گئی ۔

(۳) روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی پر کنٹرول کا مطالبہ کیا گیا ۔

(۴) ضلع بہاولنگر میں سیم وتھور بہت زیادہ ہو چکی ہے ۔ کافی خاندان متاثر ہوئے ہیں اس کا فوری طور پر بندوبست نہ کیا گیا تو لوگ ہجرت کرنے پر مجبور ہو جائیں گے ۔

جلال پور پیر والہ

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت جلالپور پیر والہ کا اجلاس زیر صدارت مولانا القاری محمد یعقوب النقشبندی منعقد ہوا ۔ اجلاس نے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق سے مطالبہ کیا ۔ کہ ماہ مئی میں جانشین رسولؐ خلیفہ اوّل سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا یوم وصال پورے اہتمام سے سرکاری طور پر منایا جائے ۔ آپ کا دور خلافت مسلمان فرمانرواؤں کے لیے روشنی کا مینار ہے ۲۲ جمادی الثانی سیدنا صدیق اکبرؓ کا یوم وصال ، یوم صدیق اکبرؓ سرکاری طور پر شان و شوکت سے منایا جائے اسی روز ملک بھر میں عام تعطیل کی جائے ۔ ریڈیو اور ٹی وی پر خصوصی پروگرام نشر کئے جائیں ۔

واصو آستانہ

واصو : جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین ملک غوث محمد ، بہادر شاہ ، صفدر شاہ ، ملک محمد بخش ، مستری محمد صفدر ، ملک محمد ظفر ، ملک محمد شریف حافظ محمد نواز ، محمد اشرف شاہ اور الیاس شاہ نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ہم اسلامی نظام کے نفاذ پر صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب اور صدر پاکستان قومی اتحاد مولانا مفتی محمود کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں ۔

انتخاب وارڈ ۳ نواب شاہ

امیر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حاجی محمد امیر

نائب امیر ۱ ۔ ۔ ۔ ۔ دین محمد انصاری

نائب امیر ۲ ۔ ۔ ۔ ۔ محمد شوکت

ناظم اعلیٰ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عبداللطیف

ناظم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مختار احمد صدیقی

خزانچی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شہریار

ناظم نشر و اشاعت ۔ ۔ ۔ ۔ بشیر احمد غوری

سالار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محمد ابراہیم

نائب سالار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محمد یامین قریشی

انتخاب وارڈ ۴ نوابشاہ

امیر ۔ ۔ ۔ ۔ پیر محمد

نائب امیر ۱ ۔ ۔ ۔ حاجی منظہر اللہ

نائب امیر ۲ ۔ ۔ ۔ عبدالعزیز

ناظم عمومی ۔ ۔ ۔ مہدی حسن

ناظم ۱ ۔ ۔ ۔ محمد یٰسین تمباکو والے

ناظم ۲ ۔ ۔ ۔ مختار احمد شیخ

خزانچی ۔ ۔ ۔ محمد عثمان قریشی

ناظم نشر و اشاعت ۔ ۔ ۔ ڈاکٹر محمد یوسف ملک

سالار ۔ ۔ ۔ محمد حنیف ملک

نائب سالار ۔ ۔ ۔ عبدالغنی ولد حسن

مولانا زاہد الراشدی کا دورہ ضلع گوجرانوالہ

۲۶ مئی بروز ہفتہ صبح ۸ بجے فیروز والہ

۱۰ بجے منڈیالہ تیگہ ایک بجے واہنڈو

۵ بجے ایمن آباد ۷ بجے کامونکی

رات ۹ بجے نوشہرہ ورکاں ۔

۲۷ مئی بروز اتوار ۔ صبح ۷ بجے تتلے عالی

۹ بجے کھیالی ۱۱ بجے قلعہ دیدار سنگھ

۱ بجے چک چٹھہ ۳ بجے پنڈی بھٹیاں

۵ بجے رسول پور ۷ بجے کولو تارڑ

رات ۹ بجے حافظ آباد

۲۸ مئی بروز پیر ۔ صبح ۸ بجے سکھیکی ۱۰ بجے علی پور چٹھہ ۱۲ بجے دسو لنگر ۲ بجے ساروکی ۴ بجے احمد نگر ۶ بجے لدھے والا چیمہ ۸ بجے کلاسکے ۔ ۲۹ مئی بروز منگل ۸ بجے سوہدرہ ۔ ۱۱ بجے وزیر آباد ۳ بجے گکھڑ شام ۸ بجے اہوالی ۔

انتخابی پروگرام لاہور

حلقہ ۸ ماڈل ٹاؤن، کوٹ لکھپت، قینچی امر سدھو، کاہنہ ٹاؤن۔ نیاز بیگ مقام اجلاس مدرسہ عثمانیہ قینچی فیروز پور روڈ مولانا محمد حنیف عثمانی۔

حلقہ ۱۱ سمن آباد، اسلامیہ پارک، نیو سمن آباد، مہاجر آباد، ملتان روڈ و ملحقہ علاقے۔

مقام اجلاس۔ جامع مسجد کبریٰ نیو سمن آباد۔ مولانا مخدوم منظور احمد۔

حلقہ ۱۰ اچھرہ، رحمان پورہ۔ شادمان کالونی، شاہ جمال مقام اجلاس، جامعہ قاسمیہ رحمٰن پورہ، مولانا شاہ محمد۔

حلقہ ۱ شاہدرہ، لاجپت نگر، جیا موسیٰ، راوی پار کا تمام علاقہ مقام اجلاس۔ جامع مسجد قاسمیہ لاجپت نگر شاہدرہ، ملک شیر محمد صاحب۔

حلقہ ۱۲ اسلام پورہ، ٹاؤن ہال، سنت نگر، موہنی روڈ، داتا گنج بخش۔ مقام اجلاس جامع مسجد اشرفیہ، چوک سنت، مولانا ریاض الحق فاروق۔

حلقہ ۵ شالامار ٹاؤن، محمود بوٹی، فتح گڑھ، دارو غہ والا، کمہار پورہ، لنک روڈ۔ مقام اجلاس شبیر حسین صاحب لنک روڈ۔

حلقہ ۳ گڑھی شاہو، تیزاب احاطہ، باغبانپورہ، بیگم پورہ، شک نہر۔ مقام اجلاس۔ جامع مسجد امن اہل سنت والجماعت باغبانپورہ۔ مولانا محمد اسحاق قادری۔

حلقہ ۴ گنج مغل پورہ، مصطفیٰ آباد، میاں میر، محمد نگر وغیرہ۔ مقام اجلاس مدنی مسجد ٹمبر مارکیٹ، مصطفیٰ آباد۔ مولانا محمد ابراہیم۔

حلقہ ۶ لاہور چھاؤنی، صدر بازار۔ آر۔ اے بازار۔ مقام اجلاس۔ مولانا سید محبوب شاہ مرکزی جامع مسجد دہلی روڈ۔ صدر بازار۔ چھاؤنی۔

حلقہ ۷ گلبرگ ۱ گلبرگ ۲ گلبرگ ۳ مقام اجلاس جامع مسجد غالب مارکیٹ گلبرگ۔ مولانا سیف الدین سیف۔

درج ذیل حلقوں کے انتخابات ہونے ہیں

۳۰ مئی بروز بدھ حلقہ نمبر ۲۳ کے انتخاب کے بعد حضرت مولانا عبید اللہ انور، حضرت مولانا محمد اجمل خان مولانا سعید الرحمٰن علوی اور ملک شیر محمد حلقہ ۲۳ کے دفتر کا افتتاح کرنے کے بعد جامع مسجد رحمانیہ گلی نمبر ۱۶ قلعہ لچھمن سنگھ میں کارکنوں سے خطاب فرمائیں گے۔

۲۵ مئی حلقہ ۱۵ ریلوے اسٹیشن نولکھا بازار، لنڈا بازار، سنڈھ بازار، رام گلی، پریم گلی، برانڈرتھ روڈ مقام اجلاس۔ رہائش شیخ عبدالرحمٰن لنڈا بازار

۲۶ مئی حلقہ ۱۹ شیرانوالہ، پانی والا تالاب، رنگ محل، چونا منڈی، کشمیری بازار، شاہ عالم مارکیٹ۔

مقام اجلاس۔ مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ مولانا حمید الرحمٰن و عبدالحمید بٹ۔

۲۶ مئی بروز ہفتہ بعد نماز مغرب حلقہ ۱۷ اندرون، اندرون بھاٹی، اندرون ٹیکسالی، سید مٹھہ، شاہی محلہ وغیرہ مقام اجلاس۔ رہائش حکیم محمد انور اندرون لوہاری دروازہ۔

۲۷ مئی بروز اتوار بعد نماز مغرب حلقہ ۲ بادامی باغ، فیقی باغ، کوٹ خواجہ سعید، شاد باغ، وسن پورہ وغیرہ۔ مقام اجلاس چھوٹی مسجد فاروق گنج صوفی عبدالوحید صاحب

۲۸ مئی بروز سوموار بعد نماز ظہر۔ حلقہ ۱۸ رائے ونڈ و قرب و جوار۔ مقام انتخاب حاجی موسیٰ محمد سرائے تالاب رائے ونڈ، حاجی نور محمد۔

۲۹ مئی بروز منگل بعد نماز ظہر حلقہ ۲۰ بڈھانہ، برکی، ہڈیارہ و ملحقہ علاقے

۳۰ مئی بروز بدھ بعد نماز ظہر۔ حلقہ ۲۱ سرکل چوہنگ، بلوکی، شاہ پور و قرب و جوار۔ مقام اجلاس چوہنگ

۲۹ مئی بروز منگل بعد نماز مغرب حلقہ ۲۲ مزنگ، موج دریا، لٹن روڈ، سعدی پارک، ٹمپل روڈ۔ بیڈن روڈ، ہال روڈ۔ مقام اجلاس جامع مسجد سعدی پارک مولانا غلام مصطفیٰ صاحب

۳۰ مئی بروز بدھ بعد نماز مغرب حلقہ ۲۳ کریم پارک قلعہ لچھمن سنگھ فروٹ مارکیٹ المدد پارک مقام اجلاس جامع مسجد نورانی قلعہ لچھمن سنگھ۔ عبدالرؤف فاروقی۔

حلقہ ۹ وحدت کالونی، مسلم ٹاؤن، نیو مسلم ٹاؤن، نیو کیمپس۔ مقام اجلاس جامع مسجد، پائلٹ ہائی سکول، وحدت کالونی حافظ محمد ریاض صاحب۔

حلقہ ۱۶ قلعہ گوجر سنگھ، گوالمنڈی، شاہ ابوالمعالی، پرانی سبزی منڈی، میکلوڈ روڈ لاہور ہوٹل۔ مقام اجلاس۔ جامع مسجد رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ حضرت مولانا محمد اجمل خان۔

حلقہ ۱۳ میو ہسپتال، نیلا گنبد، نئی انارکلی پرانی انارکلی، اردو بازار، بھاٹی چوک۔ مقام اجلاس۔ جامع مسجد نئی انارکلی۔ مولانا میاں عبدالرحمٰن

حلقہ ۱۹ بھسین۔ ڈوگری کلاں سے ملحقہ علاقے۔ مقام اجلاس۔ مدرسہ تعلیم القرآن رام پورہ جاگر جعفر ہاؤس بھسین محمد حنیف رحمانی۔

مندرجہ بالا حلقوں میں انتخابات ہو چکے ہیں

خط و کتابت کرتے وقت

خریداری نمبر

کا حوالہ ضرور دیں۔

دارالعلوم اور مسائل

اس عنوان کے تحت ہم روزمرہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خطوط خوشخط جامع مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں ایسے مراسلے شامل اشاعت نہیں ہوں گے جو کاغذ کے ہر دو اطراف طویل اور جن پر مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مراسلات اس پتہ پر بھیجیں: شعبہ دارالعلوم و مسائل ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک گھمنڈ لاہور

سڑکوں کی مرمت جلد از جلد مکمل کیجائے

مکرمی! میں ہفت روزہ "ترجمان اسلام" کی وساطت سے وفاقی وزیر بلدیات سے اپیل کرتا ہوں کہ عزیز روڈ، چوک ناخدا، اکبر روڈ، وسن پورہ احاطہ تھانیدار چاہ میراں کے علاقے کی مرمت جلد از جلد مکمل کی جائے۔ ان علاقوں کی سڑکیں جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے

محمد نعیم بادشاہ۔ جمعیت علماء اسلام
چاہ میراں لاہور

ملک میں فرقہ واریت کے خاتمہ کے لیے قرآن وسنت کے نظام کا نفاذ کیا جائے

مجلس تحفظ حقوق اہلسنت جلال پور پیروالہ کے ناظم اطلاعات عبدالرحمن جامی نقشبندی نے ہفت روزہ ترجمان اسلام کی وساطت سے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک سے فرقہ واریت کے ناسور کو ختم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اسلام کا فی الفور مکمل نظام نافذ کیا جائے۔ یہ صرف واحد نظام ہے کہ جس پر امت مسلمہ کا اتفاق ہوسکتا ہے اگر کسی ایک فرقہ کی فقہ کو نافذ کیا گیا تو ملک میں بے شمار فقہیں نافذ کرنے کے مطالبات شروع ہو جائیں گے اور اسلامی نظام کے نفاذ کے وقت ملک کی اکثریت کی رائے کا ضرور خیال رکھا جائے تاکہ اس اکثریت کے حقوق کی پامالی نہ ہوسکے۔

نیز خلفائے راشدین کے ایام سرکاری طور پر منائے جائیں۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن، پر خصوصی پروگرام نشر کئے جائیں۔

ناظم اطلاعات عبدالرحمن جامی النقشبندی
مجلس تحفظ حقوق اہلسنت جلالپور پیروالہ ضلع ملتان

ملتان کالج آف کامرس میں بی۔ کام کی کلاسوں کا اجراء کیا جائے۔

مکرمی! ہم آپ کے جریدہ کی وساطت سے محکمہ تعلیم کے ذمہ دار حضرات کی توجہ اس طرف دلانا چاہتے ہیں کہ ملتان میں بی۔ کام کی کلاسوں کا اجراء کیا جائے۔ اس وقت پورے ڈویژن ملتان اور بہاولپور میں کوئی بھی ایسا کالج نہیں ہے جس میں یہ انتظام ہو جبکہ طلباء کو ڈی کام کرنے کے بعد لاہور جانا پڑتا ہے اور یہ غریب طلباء کے لیے انتہائی دشوار مسئلہ ہے۔ اب جبکہ ملتان میں کالج آف کامرس کی بہترین عمارت مکمل تیار ہوچکی ہے تو بی۔ کام کی کلاسوں کا اجراء نہ کرنا یقیناً سراسر زیادتی کے مترادف ہے۔

(۱) علامہ عبدالحق مجاہد سرپرست جمعیۃ طلباء اسلام کمہار منڈی ملتان۔

(۲) چوہدری عبدالرشید ارشد متعلم سی۔ کام جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام کمہار منڈی ملتان

افغان مہاجرین سے تعاون

آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے پاکستان کے باشندوں سے افغان مہاجرین کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ افغان مہاجرین جو کہ اپنے ملک میں ظلم سے تنگ آکر پاکستان ہجرت کر آئے ہیں۔ ان کے ساتھ تعاون فرض عین کے درجہ کو پہنچ چکا ہے مسلمانوں کو عموماً اور علماء کرام کو خصوصاً اس طرف توجہ دینی چاہیے۔ آج اگر افغانستان کے حالات کو دیکھ کر باشندگان پاکستان خاموش تماشائی بنے بیٹھے رہے تو اس کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ہمارے دل اسلام کی محبت سے خالی ہوچکے ہیں۔ ایک وقت وہ تھا کہ بخارا سے پانچوں وقت اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوتا تھا لیکن آج مسلمانوں کی غفلت سے وہاں کا نقشہ کچھ اور ہے۔ اگر آج بھی مسلمانوں نے بے پرواہی سے کام لیا تو افغانستان میں اسلام کا نام لیوا کوئی نہ رہے گا وہاں کے باشندوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں معمولی احساس رکھنے والا انہیں دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتا۔ اگر ہم کچھ اور نہیں کرسکتے کم از کم اتنا تو کرنا چاہیے کہ وہاں سے آئے ہوئے مہاجرین کے ساتھ تعاون کریں۔ جن کو یہاں تک معلوم نہیں ان کے گھروں کی کیا حالت ہوگی۔

میں تمام اہل ایمان حضرات اور خصوصاً علماء کرام اور طلبہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی تمام تر توجہات اس طرف مرکوز کریں۔ رضائے الٰہی کے حصول اور کمیونزم کے خاتمے کے لیے اپنی صلاحیتیں بروئے کار لائیں۔ انشاء اللہ العزیز کامیاب ہم ہی ہوں گے۔

علی اصغر چشتی دار التصنیف لمیٹڈ کراچی

ڈاکٹر کا تعین کیا جائے

مکرمی! میں آپ کے جریدے کی وساطت سے حکومت صوبہ سرحد کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ٹھٹھی نصرتی میں ۱۰ لاکھ روپے کی لاگت سے ہسپتال کی تعمیر مکمل ہونے کو ۳ سال گزرنے والے ہیں لیکن ابھی تک اس میں ڈاکٹر تعینات نہیں کئے گئے ہیں معلوم نہیں کہ کیا وجہ ہے حالانکہ ٹھٹھی نصرتی اور ملحقہ علاقوں کو یہاں ڈاکٹر نہ ہونے کے باعث بڑی تکلیف کا سامنا ہے اس لیے کہ اگر کوئی بیمار ہوجائے تو اس کو کرک یا بنوں لے جایا جاتا ہے جو کہ ہم سے ۱۶ میل اور ۴۰ میل دور ہے لہٰذا حکومت سے پُرزور مطالبہ کیا جاتا ہے کہ آئندہ کے لیے اس میں ڈاکٹر تعینات کیا جائے تاکہ لوگوں کی مشکلات کا ازالہ ہوسکے تاج الدین ٹھٹھی

طلباء کی سرگرمیاں ۔۔۔ رپوٹنگ: ظفر یٰسین بٹ

خلفائے راشدین کے ایام کو سرکاری سطح پر منایا جائے

جناب جاوید ابراہیم پراچہ

جمعیۃ طلبائے اسلام پاکستان پنجاب کی مجلسِ شوریٰ نے اعلان کردیا،

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اعلان کر دیا گیا۔

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے صدر جناب جاوید ابراہیم پراچہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ آج جب کہ موجودہ حکومت کو اسلامی حکومت قرار دیا جارہا ہے اور نفاذ اسلام کا چرچا ہے۔ لیکن موجودہ حکومت نے خلفائے راشدین کے ایام کو سرکاری سطح پر منانے کا فیصلہ ابھی تک نہیں کیا جبکہ نظام مصطفےٰ یا اسلامی انقلاب کی صحیح تعبیر خلفائے راشدین کی خلافت کا عملی نمونہ ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے کہا کہ ملک میں خلفائے راشدین کے ایام کو سرکاری سطح پر منایا جائے، ٹیلیویژن اور ریڈیو پر غیر ضروری پروگرام اور موسیقی کو بند کر کے خلفائے راشدین اور مناقبِ صحابہ اور ان کے کارنامے بیان کئے جائیں تاکہ عوام کو صحیح معنوں میں ان کی سیرت و کردار سے واقفیت ہو۔

مجلس شوریٰ پنجاب

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۵ رمئی بروز ہفتہ کو صوبائی صدر جناب ظہیر میر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تنظیمی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ علاوہ ازیں سابقہ کارگردگی بھی زیر بحث آئی بعد ازاں صوبائی مجلس عاملہ نے متفقہ طور پر صوبائی مجلس شوریٰ کا اعلان کیا جن حضرات کو صوبائی مجلس شوریٰ کے لئے منتخب کیا گیا ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ محمد ظہیر میر ۔۔۔۔ گوجرانوالہ
۲۔ ملک خلیل احمد اعوان ۔۔ بہاولنگر
۳۔ شیخ محمد اکبر ۔۔۔۔ جہلم
۴۔ عبدالخالق ندیم ۔ لاہور
۵۔ میاں محمد اکمل ۔ لاہور
۶۔ خضر حیات ۔۔۔ فیصل آباد
۷۔ ظفر یٰسین بٹ ۔۔ گوجرانوالہ
۸۔ قاری محمد اختر ۔ ملتان
۹۔ قاضی شمس الحق مشتاق ۔ اٹک
۱۰۔ عتیق عالم ۔۔۔۔ راولپنڈی
۱۱۔ انور علی دہلوی ۔۔ گجرات
۱۲۔ محمد فاروق شیخ ۔ گوجرانوالہ
۱۳۔ نعیم امجد سلیمی بہاولنگر
۱۴۔ محمد افضل ۔۔۔ سیالکوٹ
۱۵۔ خالد محمود ٹیپو ۔۔۔ لاہور
۱۶۔ محمد ادریس ۔۔ لاہور
۱۷۔ خواجہ عزیز الرحمٰن ۔ ملتان
۱۸۔ طالب حسین ضیاءؔ ۔ مظفر گڑھ
۱۹۔ حافظ غلام اکبر ۔ ڈیرہ غازیخان
۲۰۔ حافظ محمد اکرام ۔ ساہیوال
۲۱۔ رانا محمد افضال ۔ سرگودھا
۲۲۔ ملک خلیل احمد چینوٹی ۔ جھنگ
۲۳۔ شاہد ریاض ۔۔۔ فیصل آباد
۲۴۔ خالد محمود دلّو ۔۔ بہاولنگر
۲۵۔ خالد حسین بھٹی ۔ رحیم یار خان

انتخاب کوٹ ادو

صدر ۔ محمد شفیق بگھیا ۔ نائب صدر خدا بخش ۔ نائب صدر ۔ روح الامین ۔۔۔ جنرل سیکرٹری ۔ فرید احمد خان زادہ ۔ جائنٹ سیکرٹری توقیر احمد ۔ سیکرٹری اطلاعات محمد اسلم رانا ۔ خازن عبدالرحمٰن فلسطینی ۔

انتخاب ضلع جہلم

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع جہلم کی مجلس عمومی کا اجلاس صوبائی صدر شیخ محمد اکبر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ضلع جہلم کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر ملک عابد حسین اعوان گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ ۔ نائب صدر محمد اشفاق اعوان ایف اے کالج جہلم ۔ جنرل سیکرٹری ۔۔۔ شاہد احمد شیخ گورنمنٹ کالج جہلم ۔ جوائنٹ سیکرٹری منور اقبال چشتی انٹر کالج جہلم نشر و اشاعت ۔ ذوالفقار احمد ۔ لائبریری انچارج ۔ خواجہ عبدالجلیل انٹر کالج جہلم خزانچی ۔ حافظ عبدالقدیر انٹر کالج جہلم رابطہ سیکرٹری ۔ چوہدری آفتاب عالم ۔۔۔ انٹر کالج جہلم ۔

انتخاب مستونگ ضلع قلات

صدر ۔ بشیر احمد ۔ نائب صدر عید محمد ناظم عمومی ۔ منظور احمد شاہوانی خزانچی ۔ عبدالغفار شاکر ۔